

فضائلِ شہین

صَلَّى يَوْمَ عَمْرٍو رَضِيَ عَنْهَا ﷺ

الرَّوَضُ الْأَنْبِيُّ فِي فَضْلِ الصِّدِّيقِ الْأَرْبَعِينَ صَدِّيقِ أَكْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
الْغَرَرُ فِي فَضَائِلِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعِينَ فَارُوقَ أَعْظَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ



امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ
(متوفی ۹۱۱ھ)

ترتیب و شرحہ مولانا ابوالضیاء محمد رفیع قادری صوفی



قَرْنَةُ الْعَيْنَيْنِ فِي فَضْلِ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فضائل شيخين

صديق وعمر

اردو ترجمہ (مع تقدیم و خاتمہ)

الرؤوف الأنيق في فضل الصديق ^{رضي الله عنه} العارف في فضائل عمر ^{رضي الله عنه}
البعين صديق الأبرار ^{رضي الله عنه} البعين فراق الأعمام ^{رضي الله عنه}

تالیف

علامہ الامام الذی بیوی شیخ علیہ السلام (متوفی ۹۱۱ھ)

ترجمہ و تخریج

مؤلف ابوالضیاء محمد بن قاسم بن مؤید

پیشکش دہلی حیات العلوم



بلائیو پریس، ۵۰ غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
042-7352795 - 7124354

دار الحیات العلوم

marfat.com

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

فضائلِ شیعین صدیق و عہد

الرؤوف الیقینی فی فضل الصدوقین - الغری فی فضائل عہد

علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب مدظلہ

مفتی الخلاء محمد عطاء اللہ نعیمی

Email: qadri26@cyber.net.pk .P.O. Box # 4949, Karachi-74000

علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب مدظلہ

مولانا محمد جاوید میمنگرائی صاحب مدظلہ

نام کتاب

اردو ترجمہ

تالیف

مترجم

رابطہ:

نظر ثانی:

1100 :

تعداد

چوہدری غلام رسول :

ناشر

میاں جواد رسول

زاہد بشیر :

طباعت

روپے :

قیمت

Ph: 051-2254111 میل سہ اسلام آباد

E-mail: millet_publication@yahoo.com

۱۲ گنج بخش روڈ لاہور

فون: 042-8452888

میل سہ اسلام آباد

لئے کے پتے

پروگریسو پبلشرز

marfat.com

Marfat.com

فہرست مضمونات

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۹	تقریظ مبارک حضرت علامہ مولانا پروفیسر مفتی فیب الرحمن صاحب	۱
۱۰	تقریظ مبارک حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب	۲
۱۱	پیش لفظ	۳
۱۳	سعادت انتساب	۴
۱۴	تقدیم	۵
۱۴	فصل اول: (تذکرہ صدیق اکبر ﷺ)	۶
۲۱	فصل دوم: (تذکرہ فاروق اعظم ﷺ)	۷
۳۲	فصل سوم: (کچھ مؤلف (امام سیوطی) کے بارے میں)	۸
۳۷	(الْعَيْنِ صَدِيقُ الْكَائِنِ مُحَمَّدٌ)	۹
۳۸	مقدمہ مؤلف	۱۰
۳۹	آپ ﷺ کی ذات پر اختلاف سے انکار	۱۱
۳۹	صدیق و عمر رضی اللہ عنہما جنت کے درمیانی عمر والوں کے سردار ہیں	۱۲
۳۹	عشرہ مبشرہ کا بیان	۱۳
۴۰	ابوبکر و عمر مجھ سے یوں ہیں جیسے.....!!	۱۴
۴۰	ابوبکر و عمر دین میں اس مرتبہ پر ہیں جیسے.....!!	۱۵
۴۰	ابوبکر میرے وزیر ہیں	۱۶
۴۱	ابوبکر میری امت کے بڑے رحم دل ہیں	۱۷
۴۱	ابوبکر و عمر اگلوں میں بہترین ہیں	۱۸

فہرست مشمولات

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۴۲	ابوبکر تمام لوگوں میں بہترین ہیں	۱۹
۴۲	ابوبکر میرے ساتھی دیارِ غار ہیں	۲۰
۴۲	ابوبکر و عمر مجھ سے یوں ہیں جیسا کہ میری آنکھیں	۲۱
۴۲	ابوبکر و عمر مجھ سے اس طرح ہیں جیسا کہ ہارون موسیٰ سے (علیہما السلام)	۲۲
۴۳	ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے	۲۳
۴۳	ابوبکر و عمر آسمان و زمین والوں میں بہترین ہیں	۲۴
۴۳	ابوبکر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آگ سے آزاد شدہ ہیں	۲۵
۴۴	ابوبکر میرے قائم مقام وزیر ہیں	۲۶
۴۴	ارے ابوبکر! آپ تو میری امت کے پہلے جنتی ہیں	۲۷
۴۴	ابوبکر آپ کے بعد آپ کی امت کے والی ہیں	۲۸
۴۵	آپ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے مشورہ لیں	۲۹
۴۵	کیا تو ایسے شخص سے آگے آگے چلا ہے جو تجھ سے بہتر ہیں.....!!	۳۰
۴۶	مجھے ترازو کے پلڑے کے پاس لایا گیا.....	۳۱
۴۶	عورتوں میں سب سے محبوب عائشہ اور مردوں میں ان کے والد	۳۲
۴۷	میں اور ابوبکر و عمر قیامت میں ساتھ جمع ہوں گے	۳۳
۴۷	میں بروز قیامت ابوبکر و عمر کے درمیان جمع ہوں گا	۳۴
۴۷	(اے عائشہ) اپنے والد ابوبکر اور اپنے بھائی کو بلائیے	۳۵
۴۸	ان دونوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں: ابوبکر و عمر	۳۶

فہرست مضمونات

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۷	ابوبکر و عمر اللہ کی مضبوط رسی ہیں	۴۸
۳۸	اگر تم سے ہو سکے کہ مر جاؤ تو مر جانا.....!	۴۸
۳۹	مجھے حکم دیا گیا کہ خوابوں کی تعبیر ابوبکر سے معلوم کروں	۴۸
۴۰	اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ کو تمام جہاں پر فضیلت دی	۴۹
۴۱	اللہ تعالیٰ نے مجھے صحابہ میں سے چار سے (زیادہ) محبت کا حکم فرمایا	۴۹
۴۲	اللہ تعالیٰ نے چار وزیروں کے ذریعہ میری مدد فرمائی	۴۹
۴۳	ابوبکر اپنی صحبت و مال کے ذریعہ مجھ پر بڑا احسان کرنے والے ہیں	۵۰
۴۴	اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو غلطیوں سے محفوظ رکھا ہے	۵۰
۴۵	میں اپنی امت سے ابوبکر و عمر سے محبت کی یوں امید رکھتا ہوں جیسے	۵۱
۴۶	ابوبکر خوابوں کی تاویل بیان کرتے ہیں	۵۱
۴۷	میری امت کے رحم دل ابوبکر ہیں	۵۱
۴۸	ہر نبی کے کچھ خاص صحابہ ہوتے ہیں	۵۱
۴۹	سب سے پہلے میرے لئے زمین کھلی گئی	۵۲
۵۰	اے حسان! کیا آپ نے ابوبکر کی شان میں بھی شعر کہے ہیں!	۵۲
۵۱	(بَعْثِنَا فَاِذَا رَاقِ الْعِظْمِ)	۵۳
۵۲	مقدمہ مؤلف	۵۵
۵۳	ابوبکر و عمر درمیانی عمر والے جنتیوں کے سردار ہیں	۵۶
۵۴	عشرہ مبشرہ کا بیان	۵۶

فہرست مضمونات

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۵۷	ابوبکر و عمرؓ مجھ سے یوں ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ	۵۵
۵۷	ابوبکر و عمر دین میں اس مرتبہ پر ہیں جیسے.....!!	۵۶
۵۷	ابوبکر میرے وزیر ہیں اور عمر میری زبان سے گویا.....!	۵۷
۵۷	ابوبکر و عمرؓ مجھ سے ہیں	۵۸
۵۸	ابوبکر و عمرؓ مجھ سے یوں ہیں جیسے ہارون موسیٰ سے (علیہما السلام)	۵۹
۵۸	ابوبکر و عمر آسمان اور زمین والوں میں بہترین ہیں	۶۰
۵۸	عمر بن خطاب جنتیوں کا چراغ ہیں	۶۱
۵۸	عمرؓ مجھ سے ہیں اور میں عمر سے	۶۲
۵۹	اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرما دیا	۶۳
۵۹	اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ حق و باطل میں امتیاز فرما دیا	۶۴
۵۹	حضرت بلالؓ کی روایت	۶۵
۶۰	اے اللہ! عمر کے سینے سے کینہ اور بیماری دور فرما	۶۶
۶۰	اس امت کے نبی کے بعد سب سے بہترین ابوبکر و عمر ہیں	۶۷
۶۰	میرے بعد میری امت میں ابوبکر و عمر بہترین ہیں	۶۸
۶۰	میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کا کھل تھا	۶۹
۶۱	میں نے کنویں سے ایک ڈول نکالا	۷۰
۶۲	گویا ایک ڈول آسمان سے اُترا	۷۱
۶۲	مجھے دودھ سے بھرا پیالہ دیا گیا	۷۲

فہرست مضمونات

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۶۲	مجھے کنجیاں اور تر ازود دیئے گئے	۷۳
۶۳	اللہ عمر کی رضا پر راضی، اور عمر اللہ کی رضا پر راضی ہوئے	۷۴
۶۳	اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب کے ذریعہ معزز فرما	۷۵
۶۴	اے اللہ عمر کے ذریعہ اسلام کو وحدت اور غلبہ عطا فرما	۷۶
۶۴	رسول اللہ ﷺ نے شب جمعہ دعا فرمائی	۷۷
۶۴	ہر امت میں ایک یا دو شخص ایسے ہوتے ہیں جنہیں الہام ہوتا ہے	۷۸
۶۴	اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے	۷۹
۶۵	اگر میرے بعد کوئی رسول ہوتا تو وہ عمر ہوتے	۸۰
۶۵	عمر کی رضامندی کے مطابق احکام جاری ہوتے ہیں	۸۱
۶۵	اللہ ﷻ نے شب عرفہ اپنے فرشتوں کے ہاں اپنے بندوں پر فخر فرمایا	۸۲
۶۶	اے ابن خطاب! آپ جانتے ہیں میں کیوں مسکرایا.....!!	۸۳
۶۶	شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے آتے ہی منہ کے بل گر جاتا	۸۴
۶۶	میں ڈول کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس بکریاں آئیں	۸۵
۶۷	حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفید قمیض زیب تن فرمائے ہوئے تھے	۸۶
۶۷	جب تک تم میں عمر ہیں تمہیں فتنہ نہ پہنچے گا	۸۷
۶۸	جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا	۸۸
۶۸	یہ مرد (عمر) باطل کو پسند نہیں کرتے	۸۹
۶۸	یہ فتنوں کا سد باب کریں گے	۹۰

فہرست مشمولات

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۶۹	اگر تمہاری استطاعت ہو کہ مر جاؤ تو مر جانا	۹۱
۶۹	فضائل عمرؓ کے بیان کے لئے عمرؓ کو حنیفؓ بھی کم ہے	۹۲
۷۰	خاتمہ	۹۳
۷۰	حضرت عمرؓ کو چار باتوں میں خصوصی فضیلت حاصل ہے	۹۴
۷۱	آج کے دن اسلام کمزور ہو گیا.....!	۹۵
۷۱	حضرت عمرؓ کا اسلام لے آنا فتح تھا اور آپ کی ہجرت مدد	۹۶
۷۴	متن کتاب: الرِّوَضُ الْاَلَانِيْقُ فِي فَضْلِ الْقَدْرِ قُ	۹۷
۹۳	متن کتاب: الْغَرَرُ فِي فَتَاوَا اَبِي عَمْرٍو	۹۸
۱۱۵	بحسب متن: الروض الالانیق میں موجود احادیث کی فہرست	۹۹
۱۱۸	بحسب متن: الغرر میں موجود احادیث کی فہرست	۱۰۰
۱۲۱	بحسب رجال ونساء: الروض الالانیق کی فہرست	۱۰۱
۱۲۳	بحسب رجال ونساء: الغرر کی فہرست	۱۰۲
۱۲۵	خاتمہ کتاب در تذکرہ خلیفہ ثالث و رابع رضی اللہ عنہما	۱۰۳
۱۲۵	امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفانؓ	۱۰۳
۱۳۲	امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و رضی عنہ	۱۰۴
۱۴۰	تخریج احادیث میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا	۱۰۵



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



مفتی نعیم الدین

صدر: عظیم الدار العلوم پاکستان
چیرمین: مرکزی رویت ہلال کشی پاکستان
مہتمم: دارالعلوم نعیمیہ کراچی

عنوان: _____
صفحہ: _____

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين
سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين

زیر نظر کتاب "فضائل شیخین رضی اللہ عنہما"، امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو رسالوں "الروض الانبی فی فضل الصدیقین" اور "الغرر فی فضائل عمر رضی اللہ عنہ" کا ترجمہ ہے، مترجم نے تخریج و تحقیق بھی کی ہے، جو ایک گراں قدر رکاوٹ ہے۔ میں اپنی مصروفیات کے باعث کتاب مکمل تو نہیں پڑھ سکا، البتہ بعض مقامات دیکھے، ماشاء اللہ خوب ہے۔

وقت کی کمی کی وجہ سے صرف دعا پر اختصار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مترجم مولانا محمد فرحان قادری زید مجدہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے مترجم، ان کے والدین اور اساتذہ کے حق میں باعث نجات و شفاعت فرمائے اور اسے عام مسلمانوں کے لئے نافع اور فیض رساں بنائے۔

آمین یا رب العالمین! بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

مفتی نعیم الدین

۱۸ اکتوبر ۲۰۰۶ء

مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی
صدر: عظیم الدار العلوم (الہست) پاکستان
چیرمین: مرکزی رویت ہلال کشی پاکستان

دارالعلوم نعیمیہ
پلاک 15 فیدل لی ایریا کراچی
Ph : 92 31 6314608 Fax: 92 31 6376888
www.nasirnia.com x nufat@nasirnia.com

عظیم الدار العلوم پاکستان
نیمہ سرحد نظاما قابل مدر کراچی شاخ
Ph : 042-4372499 Fax: 042-4372029

تقریظ مبارک

(اُستاذ محترم) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب مدظلہ

رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

زیر نظر کتاب امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کے دور سالوں کا مجموعہ ہے جس کا اردو ترجمہ مولانا محمد فرحان قادری زیند علم نے کیا ہے اور بڑی محنت سے احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والثناء کی تخریج کی ہے اور شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے فضائل و مناقب تو امام سیوطی علیہ الرحمہ کے رسائل میں مذکور احادیث مبارکہ میں بیان ہوئے، موصوف نے تقدیم میں شیخین رضی اللہ عنہما کے انساب و حالات اور فرمودات کے معتمد و معتبر کتب کے حوالے سے ذکر کیا اور پھر کتب احادیث اور کتب توارخ کے حوالے سے سیدنا عثمان غنی اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے حالات اور فضائل بھی تحریر کئے۔ یقیناً یہ موصوف کی گراں قدر کاوش ہے اور ان کے علمی ذوق کی بین دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم و عمل میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ میں نے موصوف کے ترجمہ و تخریج اور تقدیم و خاتمہ کو مکمل پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی کاوش ہے۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے جانثاروں کے صدقے مولانا محمد فرحان زیند مجدہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ان کے والدین اور اساتذہ کے حق میں باعث نجات فرمائے اور اہل اسلام کے لئے نفع بخش بنائے۔

فقط

آمین بجا و سید المرسلین ﷺ

(مفتی) محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم الافتاء: جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کانڈی بازار، کراچی۔

پیش لفظ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 اما بعد! زیر نظر کتاب ”فضائل شیخین رضی اللہ عنہما“ در اصل امام جلال
 الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ) کے دو رسالوں الرِّوَضُ الْأَيْقُ فِي
 فَضْلِ الصِّدِّيقِ ۱؎ اور الغَرَرُ فِي فَضَائِلِ عُمَرَ ۲؎ کا اردو ترجمہ مع تخریج احادیث
 ہے۔ تقدیم میں شیخین کریمین سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما کے مختصر حالات بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ساتھ ہی ساتھ مصنف
 کتاب امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کے مختصر حالات بھی رقم کئے ہیں۔

دونوں رسالوں کے تراجم کے ساتھ ہر صفحہ کے حاشیہ پر اردو میں احادیث
 کی تخریج بھی لکھی گئی ہے نیز ترجمہ کے بعد دونوں رسالوں کے اصل متن بھی شامل
 کتاب ہیں جن کے حاشیہ پر عربی تخریج موجود ہے۔ متن کے اختتام پر احادیث کی
 متون اور رجال کے اعتبار سے فہرست بھی شامل ہے۔

فہارس کے بعد خاتمہ کتاب میں خلیفہ ثالث حضرت سیدنا عثمان بن
 عفان اور خلیفہ رابع حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر
 حالات بھی ضمنا و تہم کا ذکر کئے گئے ہیں۔

اور سب سے آخر میں اُن کتب کا ذکر کیا گیا ہے جن سے تخریج احادیث
 میں استفادہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں دُعا ہے کہ خلقائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خدمتِ اقدس میں جو نذرانہ پیش کر رہا ہوں، اسے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ و طفیل قبول فرمائے۔ اسے بالخصوص میرے، میری والدین، میرے شیخ طریقت اور میرے تمام اساتذہ و متعلقین اور بالعموم تمام مسلمانوں کے حق میں ذریعہ بخشش و نجات بنائے۔

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد فرحان قادری عطاری عثمان

دَارُ الْحَيَاءِ الْعِلْمِیَّةِ

P.O. Box # 4949, Karachi-74000

Email: qadri28@cyber.net.pk

سعادتِ انتساب

..... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے خلفائے راشدین کے نام
 کہ جن کے متعلق فرمانِ رسول ﷺ ہے:

..... عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي
 (مشکل الآثار للطحاوی: ۹۹۸)

..... تم پر میری سنت لازم ہے
 اور میرے بعد میرے رشد و ہدایت کے پیکر خلفاء کی سنت بھی



فصل اول

تذکرہ صدیق اکبر ﷺ

آپ کا اسم گرامی:

امیر المؤمنین، خلیفہ اول، افضل البشر بعد الانبیاء (علیہ السلام) کا نام نامی اسم گرامی عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمر بن کعب ابن سعید بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی قرشی تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ آپ کا نسب شریف سرکارِ نامدار ﷺ سے مرہ بن کعب پر جا کر ملتا ہے۔ آپ کو ابو بکر بن ابی ثخافہ بھی کہا جاتا ہے۔ ابو ثخافہ آپ کے والد حضرت عثمان کی کنیت ہے۔ اور آپ کی والدہ کا نام اُمّ الخیر سلمیٰ بنت صحز بن عامر بن کعب بن سعد بن تمیم بن مرہ ہے۔ اور یہ آپ کے والد ابو ثخافہ کی چچا زاد ہیں۔

فصیلت صدیق اکبر ﷺ:

آپ کے فضائل میں قرآن مجید کی آیات نازل ہوئی ہیں ان میں بر سبیل اختصار چار آیات نقل کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے:

(۱) وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

[الزمر: ۳۹/۳۳]

ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے انکی تصدیق کی یہی ڈر

والے ہیں (کنز الایمان)

ان کی تصدیق کی، ”یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مومنین“ (خزائن العرفان)

(۲) إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذَا أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ

هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا الآية [التوبة: ۹/۳۰]

ترجمہ: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے انکی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت

سے انہیں باہر تشریف لیجانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب

اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (کنز الایمان)

”مسئلہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت

ہے حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نص

قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا۔“ (تفسیر خزائن العرفان)

(۳) هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

النُّورِ الآية [الاحزاب: ۳۳/۳۳]

ترجمہ: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اسکے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے

اُجالے کی طرف نکالے (کنز الایمان)

”شان نزول: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت اِنْ

اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ نَازِلٌ ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم جب آپ کو اللہ تعالیٰ کوئی فضل

و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مند و کوبھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ

نے یہ آیت نازل فرمائی“ (تفسیر خزائن العرفان)۔

(۴) وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ﴿۸﴾ [الليل: ۹۲/۱۸]

ترجمہ: اور بہت اس (آگ) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو (کنز الایمان)

”شانِ نزول: جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا اپر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دیکر خرید اور آزاد کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے لوگوں کو انکے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا۔“ (تفسیر خزائن العرفان)

آپ کے مناقب میں احادیث مبارکہ:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے، پھر فرمایا، آج تم میں سے کس نے کسی جنازہ میں شرکت کی؟ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے، فرمایا، آج تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے، فرمایا، تم میں سے کس نے کسی مریض کی عیادت کی؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے، تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس کسی میں یہ خصلتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب من جمع الصلوة وأعمال البر: ۱۰۲۸)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ نفع نہ پہنچایا جو ابو بکر کے مال نے پہنچایا۔ (سنن الترمذی، کتاب

المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب مناقب أبي بكر الصديق رضی اللہ عنہ: ۳۵۹۴)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین جراء پر تھے کہ ایک چٹان ملی، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور شہید ہیں۔ (صحیح مسلم: ۲۴۱۷)

آپ کی ازواج:

زمانہ جاہلیت میں آپ ﷺ نے قتیلہ بنت سعد سے شادی کی جن سے حضرت عبد اللہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ طائف کے روز نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور ان کا وصال ان کے والد ماجد کے دور خلافت میں ہوا۔ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اسلام کی بہادر عورتوں سے ہیں آپ کا نکاح حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے فرزند حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ میں ہوا پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق دے دی اور آپ اپنے فرزند حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہنے لگیں پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ مکہ میں شہید کر دیئے گئے۔ آپ نے سو سالہ زندگی گزاری یہاں تک کہ آپ کی بینائی جاتی رہی بعد ازاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہو گیا۔

زمانہ جاہلیت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ام رومان سے بھی شادی کی، جن سے حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا

ہوئے۔ حضرت ام رومان ؓ ہجرت کے چھٹے سال سرکار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ظاہری حیات طیبہ ہی میں وصال کر گئیں نبی کریم ﷺ آپ رضی اللہ عنہا کی قبر پر تشریف بھی لائے اور آپ کے لئے استغفار کی۔ حضرت عبدالرحمن ؓ کا مکہ مکرمہ سے تقریباً دس میل دور حبش کے مقام یسن ۵۳ھ میں وصال ہوا پھر آپ کو مکہ مکرمہ لا کر دفن کیا گیا۔

زمانہ اسلام میں حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، جو کہ آپ سے قبل حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ کے نکاح میں تھیں جب حضرت جعفر شہید ہو گئے تو ان سے صدیق اکبر ؓ نے نکاح فرمایا۔ ان سے حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے جن کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ صدیق اکبر ؓ کے وصال کے بعد حضرت علی بن ابی طالب ؓ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور ان کے ہاں حضرت یحییٰ پیدا ہوئے۔ یوں ہی زمانہ اسلام میں صدیق اکبر ؓ نے حبیبہ بنت خارجه بن زید بن ابی زہیر خزرجی رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا جن سے ایک بچی پیدا ہوئی جن کا نام ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ام کلثوم رکھا۔ ان کا نکاح طلحہ بن عبید سے ہوا اور ان کے ہاں زکریا اور عائشہ پیدا ہوئے پھر حضرت طلحہ کی شہادت کے بعد ام کلثوم حضرت عبدالرحمن بن عبید بن ابی ربیعہ مخزومی کے نکاح میں آئیں۔

آپ کے چند خصائص:

☆ اسلام کے پہلے خلیفہ

☆ پہلے شخص جس نے قرآن مجید کو جمع فرمایا (پہلے جامع قرآن)

- ☆ پہلے شخص جس نے مصحف قرآن کو مصحف کا نام دیا۔
- ☆ آپ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے ظاہری زمانہ میں بھی لوگوں کو دینی مسائل میں فتویٰ دیتے۔

آپ کا وصال:

آپ ﷺ پیر کے روز ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ بمطابق ۲۳ اگست ۶۳۳ء، ۶۳ برس کی عمر میں واصل بحق ہوئے۔ ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾

آپ کے چند زریں فرمودات:

- ☆ موت پر حریص ہو جاؤ، تمہیں زندگی دی جائے گی۔
- ☆ چار قسم کے بندے اللہ کے پسندیدہ ہیں، جو توبہ کرنے والے سے خوش ہوں، گناہگار کے لئے استغفار کریں، پیٹھ پیچھے دعا کریں اور محسن کی مدد کریں۔
- ☆ اپنی اصلاح کر، لوگ (خود بخود) تیرے مصلح ہو جائیں گے۔
- ☆ سب سے بڑی سمجھداری پرہیزگاری ہے، اور سب سے بڑھ کر حماقت فجور (گناہ) ہیں، سب سے بڑا سچ امانت اور سب سے بڑا جھوٹ خیانت ہے۔
- ☆ میرے نزدیک تم میں سب سے طاقتور کمزور ہے جب تک کہ میں اس کا حق حاصل نہ کر لوں، اور میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ کمزور طاقتور ہے جب تک کہ میں اس سے حق وصول نہ کر لوں۔
- ☆ بے شک اللہ کا وعدہ اور وعید ملے ہوئے ہیں تاکہ مرغوب مرہوب بھی رہے۔
- ☆ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے باطن دیکھتا ہے تمہارے ظاہر نہیں دیکھتا۔
- ☆ جب بندہ کو دنیا کی زینت سے کوئی چیز متعجب کرے تو جب تک بندہ اس کو خود سے دور نہ کر لے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض رہتا ہے۔

- ☆ بے شک تجھ پر اللہ کے ہاں سے آنکھیں ہیں جو تجھے دیکھ رہی ہیں۔
- ☆ زیادہ کلام، (سننے والے کو) زیادہ یاد نہیں رہتا۔
- ☆ جو قوم عورتوں کے مشوروں پر اعتماد کریں ذلیل ہو جاتے ہیں۔
- ☆ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم فرماتا ہے جو اپنے بھائی کی از خود مدد کرے۔
- ☆ ایسی بھلائی میں کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد جہنم ہے، اور ایسے شر میں کوئی شر نہیں جس کے بعد جنت ہے۔
- ☆ کاش میں درخت ہوتا جسے کھالیا جاتا یا کاٹ ڈالا جاتا۔
- ☆ صبر کے ساتھ مصیبت نہیں۔
- ☆ نیکی کے کاموں میں تاخیر نہ کرو کیونکہ موت تمہاری گھات میں لگی ہوئی ہے۔
- ☆ اپنے ان دوستوں پر غور کرو جنہیں موت کھا گئی۔
- ☆ مسلمانوں کو ہر تکلیف، پریشانی حتیٰ کہ جو تے کا تسمہ ٹوٹ جانے پر بھی اجر ملتا ہے۔
- ☆ دوڑو دوڑو اور عمل صالح کے لئے جلدی کرو۔
- ☆ خلاف شرع کام کرنے کے عوض ہرگز ہرگز جنت نہیں مل سکتی۔
- ☆ وہ خوبصورت اور دلربا چہرے والے کہاں ہیں جن کی جوانی دیکھ کر لوگ رشک کرتے تھے۔
- ☆ مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ قبولیت اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں۔
- ☆ میری خواہش تو یہ ہے کہ میں مسلمان کے سینہ کا بال بن جاتا۔
- ☆ وہ شخص کس طرح تکبر کر سکتا ہے جو مٹی سے بنا ہو، مٹی میں ملنے والا ہو اور مٹی میں کیڑے مکوڑے کی غذا بننے والا ہو۔

فصل دوم

تذکرہ فاروقِ اعظم ﷺ

آپ کا اسم گرامی:

امیر المؤمنین، خلیفہ ثانی کا نام نامی اسم گرامی عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح ابن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی کنیت ”ابو حفص“ ہے۔

(از مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب ﷺ مؤلفہ ابن جوزی، ناقلاً عن طبقات ابن سعد)

آپ کے دل میں اسلام کی محبت کیسے اجاگر ہوئی:

علامہ ابن جوزی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت شریح بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضوان اللہ علیہ نے فرمایا، اسلام قبول کرنے سے قبل میں رسول اللہ ﷺ کے تعاقب میں نکلا میں نے انہیں پہلے سے مسجد میں پایا تو میں آپ کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ آپ نے سورۃ الحاقہ کی تلاوت فرمانا شروع کی، مجھے قرآن کی تالیف سے بہت تعجب ہوا، میں نے گمان کیا کہ (معاذ اللہ) شاید یہ شاعر ہیں جیسا کہ قریش بھی کہتے ہیں، تو آپ نے تلاوت فرمائی، ﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا تُوْمِنُونَ ﴿۱﴾ [الحاقہ: ۶۹/۴۰، ۴۱] (ترجمہ: بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں کتنا کم یقین رکھتے ہو (کنز الایمان)) حضرت عمر فرماتے ہیں پھر میں نے سوچا کہ یہ کاہن ہیں، تو آپ ﷺ نے تلاوت فرمائی، ﴿وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا

تَذَكَّرُونَ ﴿١٢﴾ تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ ﴿١٤﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿١٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿١٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿١٧﴾ (ترجمہ: اور نہ کسی کا ہن کی بات کتنا کم دھیان کرتے ہو اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ان کی رگِ دل کاٹ دیتے پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا (کنز الایمان)) سورت کے آخر تک تلاوت فرمائی، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، پھر اسلام میرے دل میں گھر کر گیا۔

سبب قبول اسلام:

علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ سیدنا فاروقِ اعظمؓ کے اسلام قبول کرنے کے سبب میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس ضمن میں چار اقوال ملتے ہیں۔ جن میں پہلا قول سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ کس وجہ سے آپ کا نام فاروق پڑا؟ تو آپؓ نے جواباً فرمایا کہ حضرت حمزہؓ نے مجھ سے تین روز قبل اسلام قبول کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اسلام کے لئے کھول دیا پس میں نے پڑھا، اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی ذات سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی محبوب نہ رہا۔ میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ تو میری ہمشیرہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ اس وقت کوہِ صفا کے پاس حضرت ارقم بن ابی ارقمؓ کے گھر میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، میں اس گھر کی جانب گیا جبکہ گھر میں حضرت حمزہؓ چند صحابہ کے ہمراہ بیٹھے تھے اور رسول اللہ ﷺ (اندرونی)

کمرے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے دروازہ کو دستک دی، تو لوگ جمع ہو گئے، حضرت حمزہ ؓ نے ان سے فرمایا، کیا ہو گیا تم لوگوں کو؟ (توحیرت سے) کہنے لگے، عمر بن خطاب.....!! اسی دوران رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور میرے دامن کو پکڑا، میں اپنے گھٹنوں کے بل گرے بغیر نہ رہ سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عمر گمراہی اور فساد سے باز آؤ! حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پڑھا، ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں، اس پر تمام گھر والوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا جسے اہل مسجد نے بھی سنا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر نہیں، چاہے مریں یا جنیں!!؟ فرمایا، بے شک قسم اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم حق پر ہی ہو چاہے موت آئے یا زندہ رہو۔ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، تو پھر خوف کیسا؟ (کیونکہ حضرت عمر ؓ کے قبول اسلام سے قبل مسلمان منع کر نمازیں پڑھا کرتے تھے) قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ ضرور باہر تشریف لائیں گے اور پھر ہم آپ کو دو صفوں میں باہر لائے، ایک میں حضرت حمزہ ؓ اور دوسری میں، میں (یعنی حضرت عمر ؓ) تھا، ہم نے آپ کو چکی سے اڑنے والی دھول کی مثل گھیرا ہوا تھا، یہاں تک کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے۔ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ قریش میری اور حضرت حمزہ ؓ کی جانب دیکھنے لگے اور ایسے شکستہ دل ہوئے کہ جیسے کبھی نہ ہوئے تھے۔ پس اسی دن سے میرا نام رسول اللہ ﷺ نے ”فاروق“ (یعنی حق و باطل میں خوب فرق و امتیاز کرنے والے) رکھ دیا۔

دوسرا قول حضرت اسامہ بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے

مروی ہے، وہ اپنے والد (زید بن اسلم) اور ان کے والد ان کے دادا (اسلم) سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا، کیا آپ لوگ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اپنے اسلام لانے کے متعلق بتاؤں؟ ہم نے عرض کی، جی ضرور۔ فرمایا میں کوہ صفاء کے پاس ایک گھر میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ کے سامنے آکر بیٹھ گیا آپ نے میرا دامن پکڑا اور فرمایا، اسلام لے آ اے ابن خطاب!!..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو میں نے پڑھا، ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ“ (ﷺ) فرماتے ہیں، پس مسلمانوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا جسے مکہ کی گلیوں میں بھی سنا گیا (از طبقات ابن سعد)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمان اس وقت خوف زدہ رہتے تھے جب کوئی شخص اسلام لاتا اور لوگوں میں جاتا تو وہ اسے مارتے اور وہ انہیں مارتا۔ پس میں (بعد از اسلام) اپنے (کافر) ماموں کے پاس آیا اور اسے اپنے اسلام لانے کا بتایا تو اس نے اپنے گھر میں جا کر دروازہ بند کر دیا۔ فرمایا، پھر میں قریش کے ایک اور بڑے شخص کے پاس گیا اور اپنے اسلام لانے کا بتایا تو وہ بھی اپنے گھر میں جا گھسّا۔ تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ کیا بات ہے کہ لوگ (اسلام لانے پر) پیٹے جاتے ہیں جبکہ مجھے کوئی نہیں مارتا!! تو ایک شخص نے کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ اپنے اسلام کے متعلق بتائیں؟ تو میں نے کہا، ہاں! اس نے کہا کہ جب لوگ پتھر کے پاس بیٹھے ہوں تو فلاں کے پاس آنا اور اس سے کہنا کہ میں اپنا دین چھوڑ چکا ہوں بہت کم امکان ہے کہ وہ اس راز کو چھپائے۔ تو میں اس کے پاس گیا اور کہا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنا (باطل) دین چھوڑ چکا ہوں؟ تو اس نے اونچی آواز سے پکارا کہ ابن خطاب اپنا دین چھوڑ چکا ہے۔ پس وہ مجھے مارنے لگے اور میں انہیں مارنے لگا تو میرے ماموں نے کہا، اے

لوگو! میں اپنے بھانجے کو اپنی پناہ میں لے چکا ہوں پس اسے کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ تو وہ مجھ سے دور ہو گئے حالانکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ دیگر مسلمانوں کو زرد و کوب کرتے رہیں اور میں دیکھتا رہوں بالآخر میں اپنے ماموں کے پاس گیا اور کہا، میں آپ کی پناہ آپ کو رو کرنا ہوں، کہنے لگا، ایسا مت کرو، میں نے انکار کر دیا، تو وہ کہنے لگا، تم کیا چاہتے ہو، فرمایا، (میں چاہتا ہوں کہ) اسلام کی سر بلندی تک میں پٹتا رہوں اور مارتا رہوں۔

تیسرا قول حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرے اسلام لانے کا واقعہ یوں ہے کہ ایک سردرات جب میری ہم شیرہ کو اَلْم ولادت محسوس ہوا تو میں گھر سے نکلا اور غلافِ کعبہ کے پیچھے جا کر چھپ گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور رضائے الہی سے کچھ نماز ادا فرمائی اور واپس تشریف لے جانے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے کچھ ایسی چیز سنی جو اس سے قبل نہ سنی تھی، پس میں غلافِ اقدس سے باہر نکلا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہو لیا۔ سرورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون ہے؟ میں نے عرض کی، عمر۔ فرمایا، اے عمر تم شب و روز میرے تعاقب سے باز نہ آؤ گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پس مجھے خوف ہوا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے خلاف دعائے فرمادیں، میں نے (فورا) پڑھا، "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ" (اللہ) فرمایا، اے عمر، اسے (یعنی اپنے اسلام لانے کو) صیغہ راز میں رکھیے۔ میں نے عرض کی، (یا رسول اللہ!!) قسم ہے اس ذات مقدس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اپنے اسلام کا بھی یوں ہی (بر ملا) اظہار کروں گا جیسے شرک کا کیا کرتا تھا۔

چوتھا قول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت عمر

ﷺ تلوار اٹھائے نکلے، تو ان سے قبیلہ بنی زہرہ کے ایک شخص نے پوچھا، اے عمر کہاں کا ارادہ ہے؟! کہا، میں محمد (ﷺ) کو (معاذ اللہ!) قتل کرنا چاہتا ہوں۔ وہ شخص کہنے لگا، لیکن اگر تم نے ایسا کیا تو قبیلہ بنی ہاشم و بنی زہرہ سے کیسے خود کو بچا لو گے؟ حضرت عمرؓ نے اس سے کہا، مجھے لگتا ہے کہ تم بھی اپنا دین چھوڑ چکے ہو!! وہ شخص کہنے لگا، اے عمر! کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب بات نہ بتاؤں کہ تمہاری بہن اور بہنوئی بھی تمہارے دین کو چھوڑ چکے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ اُلٹے قدموں لوٹے اور ان کے پاس پہنچے جبکہ ان کے پاس ایک مہاجر صحابی بھی موجود تھے جنہیں جناب کہا جاتا، جناب نے جب حضرت عمرؓ کی آہٹ پائی تو گھر میں کہیں چھپ گئے۔ حضرت عمرؓ ان دونوں (بہن و بہنوئی) کے پاس آئے اور کہا، یہ سرگوشی کیسی تھی جو میں نے تمہارے پاس سے سنی؟، حالانکہ وہ لوگ سورۃ طہ کی تلاوت کر رہے تھے، مگر انہوں نے کہا ہم تو باہم کچھ (حق) باتیں کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا، لگتا ہے تم دونوں اپنا دین چھوڑ چکے ہو؟ تو ان کے بہنوئی نے کہا، اے عمر، کیا تمہیں معلوم ہے کہ حق تو تمہارے دین کے علاوہ ہی (حاصل ہو سکتا) ہے؟ تو حضرت عمرؓ ان پر چڑھ گئے اور خوب خُرد و کوب کیا ان کی بہن نے انہیں اپنے شوہر سے دور کرنے کی کوشش بھی کی مگر آپ ﷺ نے اپنی بہن کے رخسار پر طمانچہ رسید کر دیا جس کے سبب آپ رضی اللہ عنہا کے چہرہ پر خون جاری ہو گیا اور غضبناک ہو کر فرمانے لگیں، اے عمر!! حق تو تمہارے دین کے علاوہ ہی ہے، ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ“ (ﷺ)، پھر جب حضرت عمرؓ مایوس ہو گئے تو کہا، مجھے وہ کتاب (قرآن) دو جو تمہارے پاس ہے!! میں بھی تو پڑھوں۔ کیونکہ

حضرت عمرؓ کتابیں پڑھا کرتے تھے۔ تو آپ کی ہمشیرہ نے فرمایا، تم ناپاک ہو، اور اسے (یعنی قرآن کو) نہ چھوئیں مگر با وضو، کھڑے ہو غسل کرو یا وضو کرو، تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور وضو کیا پھر قرآن مجید اٹھایا اور سورہ طہ ﴿إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي ۚ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ [طہ: ۲۰/۱۴] (ترجمہ: بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ (کنز الایمان)) پڑھتے ہی حضرت عمرؓ نے کہا، مجھے محمد (ﷺ) کا پتہ بتاؤ۔ جب خباب نے ان کو یہ کہتے سنا تو واپس کمرے سے باہر آگئے اور کہنے لگے، مبارک ہو اے عمر! مجھے گمان ہے کہ جمعرات کو جو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام کے ذریعہ اور وسیلے سے عزت عطا فرما، وہ تمہارے حق میں قبول ہوگئی ہے۔ اور کہنے لگے، (اس وقت) رسول اللہ ﷺ اس گھر میں ہیں جو کوہ صفاء پر ہے تو حضرت عمرؓ چل دیئے یہاں تک کہ اس گھر تک پہنچے، دروازے پر حضرت حمزہ اور طلحہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ لوگ حضرت عمرؓ کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے۔ جب حضرت حمزہؓ نے انہیں دیکھا تو فرمایا، اگر اللہ نے عمر سے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے تو یہ اسلام لے آئیں گے اور نبی کریم ﷺ کی پیروی کر لیں گے، اور اگر اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی منشاء ہوگی تو ان کا قتل ہم پر آسان ہوگا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ اندر تشریف فرما تھے اور آپ کو وحی فرمادی گئی تھی۔ لہذا آپ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور حضرت عمرؓ کے قریب تشریف لائے آپ کے دامن و تلوار کو تھاما اور فرمایا، اپنی گمراہی و فساد سے باز آ جاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں مغیرہ بن مغیرہ کی طرح رسوا ہونے سے بچالے، اور دعا فرمائی،

اے اللہ! عمر بن خطاب کو ہدایت عطا فرما، اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب کے ذریعہ
اور ویسے سے عزت عطا فرما، پس حضرت عمر ؓ نے پڑھا، ”أَشْهَدُ أَنْكَ رَسُولُ
اللَّهِ“۔ اور عرض کی، یا رسول اللہ! (اس خوف کے چنگل سے) باہر تشریف لے آئے۔

آپ کی رائے کی موافقت میں آیات کا نزول:

حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا، میں (اپنی رائے
میں) تین باتوں میں اپنے رب ﷻ کے موافق ہوا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ!
اگر ہم مقام ابراہیم (الصلوة) کو مُصَلًّى بنالیں.....؟! تو یہ آیت نازل ہوئی:
﴿وَأَنۢحِلُوا مِنۢ مَّقَامِ إِبْرٰہِیۡمَ مُصَلًّی﴾ [البقرة: ۱۲۵/۲] (ترجمہ: اور ابراہیم
کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ) (کنز الایمان) اور میں نے عرض کی،
یا رسول اللہ! آپ کی ازواج مطہرات کی خدمت میں ہر نیک و فاجر حاضر ہوتے ہیں،
اگر آپ انہیں پردے کا حکم صادر فرمائیں تو.....!! تو آیت حجاب نازل ہوئی۔ اور
تیسری موافقت یہ کہ رسول اللہ ﷺ پر غیرت کرنے میں آپ کی ازواج میں اختلاف
ہوا تو میں نے ان سے کہا: ﴿عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ عَلَیۡکُنَّ اَنْ یُّبَدِّلَہٗ اَزْوَاجًا خَیۡرًا
مِّنۡکُنَّ﴾ [الاحزاب: ۵/۶۶] (ترجمہ: ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق
دیدیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے) (کنز الایمان) تو یوں ہی آیت نازل ہوئی۔
فضیلت فاروق اعظم ؓ از قرآن مجید:

☆ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ خَشِبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ ابْتَغٰکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیۡنَ ﴿۶۶﴾

[الانفال: ۶۳/۸] (ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (میں) اللہ تمہیں

کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے) (کنز الایمان)

”شان نزول: سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل ہوئی“ الخ (تفسیر خزائن العرفان)

آپ کے مناقب میں چند احادیث مبارکہ:

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں نے خواب میں کچھ لوگوں کو دیکھا جو مجھ پر پیش کئے گئے، اُن پر قمیصیں تھیں، ان میں کسی کی قمیص سینہ تک تھی اور کسی کی اس سے بھی کم مگر جب مجھ پر عمر پیش کئے گئے تو آپ پر ایسی (بڑی) قمیص تھی جسے آپ کھینچ رہے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے اس (قمیص) سے کیا تاویل فرمائی؟ فرمایا، دین۔

(صحیح البخاری، کتاب (۶۲) فضائل أصحاب النبی ﷺ، الحديث: ۳۶۹۱)

(۲) علامہ ابن جوزی نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا، بروز قیامت اسلام آئے گا اور تمام لوگوں سے مصافحہ کرنے کا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے گا تو آپ کا دست اقدس تمام کمر وسط آسمان تک لے جائے گا اور عرض کرے گا اے میرے رب! میں خون و اہانت کا شکار تھا تو اس شخص نے مجھے غالب کیا پس تُو اسے کافی ہو جا۔ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے فرشتے آئیں گے اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو جنت میں لے جائیں گے حالانکہ (عام) لوگ ابھی (اپنے اعمال کے) حساب میں پھنسے ہوں گے۔

(مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مؤلفہ العلامة ابن الحوزی، الباب الحادی عشر فی ظہور الإسلام بإسلامہ)

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آسمان میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں جو عمر کی توقیر نہ کرتا ہو اور زمین پر کوئی ایسا شیطان نہیں جو عمر سے نہ بھاگتا ہو۔

(تاریخ ابن عساکر، حدیث: ۹۵۱۳)

(۴) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کے آخری مرض میں عرض کی گئی، آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیوں مقرر فرمایا؟ فرمایا، میں عرض کروں گا، میں نے ان پر ان میں سب سے بہترین شخص کو مقرر کیا۔

(طبقات ابن سعد، ذکر استخفاف عمر رضی اللہ عنہ، ۲/۲۷۲)

آپ کی شہادت:

آپ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤہ فیروز نے دوران نماز ۲۳ ذی الحجہ ۶۳ھ بمطابق ۳ نومبر ۶۳۲ء کو نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ**۔

آپ کے چند زریں فرمودات:

- ☆ میں اللہ کی بارگاہ میں کمزور امانت دار اور طاقتور خائن کا شکوہ پیش کرتا ہوں۔
- ☆ اغنیاء کے پاس جانا، فقراء کے لئے فتنہ ہے۔
- ☆ لوگوں میں خوش اخلاقی کے ذریعہ گھل مل جاؤ اور اعمال کے ذریعہ ممتاز ہو جاؤ۔
- ☆ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، کنجوسی، شہوت پرستی اور خود پسندی۔
- ☆ شراب لالچ سے زیادہ لوگوں کی عقل پر غالب نہیں آتی۔

- ☆ جو زیادہ ہنستا ہے اس سے خوف (خدا) کم ہو جاتا ہے۔
- ☆ بے شک لوگ اس وقت تک استقامت والے نہیں ہو سکتے جب تک ان کے ائمہ و رہنما صاحب استقامت نہ ہو جائیں۔
- ☆ رعایہ امام کی جانب امانت ہیں جو اس نے اللہ کو ادا کرنی ہے، پس جب امام آسودہ ہوگا تو رعایہ بھی آسودہ ہوگی۔
- ☆ میرے نزدیک سب سے محبوب شخص وہ ہے جو مجھے میرے عیب بتائے۔
- ☆ اے گروہ قراء! رزق تلاش کرو اور لوگوں کے در پر نہ جاؤ۔
- ☆ بھائیوں سے ملنا غموں کو دور کرتا ہے۔
- ☆ جو اپنے راز کو پوشیدہ رکھے، اختیار اسی کے ہاتھ رہتا ہے۔
- ☆ بہانہ کرنے والوں سے بچو، کہ ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔
- ☆ کاش میں ایک تنکا ہوتا یا کاش میں کچھ بھی نہ ہوتا اور میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔
- ☆ حضراتِ شیعین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مندرجہ بالا مناقب اس ناچیز نے تہرکا مختصر طور پر پیش کئے ہیں ورنہ حقیقت تو یہ ہے معصوم فرشتوں کے سردار جبریل امین علیہ السلام نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرنے کے لئے حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہری عمر (یعنی، ساڑھے نو سو برس) بھی نا کافی ہے اور حضرت عمر تو صدیق اکبر (رضی اللہ عنہما) کی نیکیوں سے ایک نیکی ہیں۔ ہاں البتہ مزید تفصیل کے لئے مصنف (امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ) کی تاریخ الخلفاء کا مطالعہ ان شاء اللہ قارئین کرام کے تسکینِ قلوب کا سبب ہو سکتا ہے۔

مترجم غفرلہ

فصل سوم

کچھ مؤلف (امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ)

کے بارے میں

آپ کا اسم گرامی:

عبدالرحمن بن کمال ابوبکر بن محمد بن سابق الدین بن فخر عثمان بن ناظر
الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابوالصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن
شیخ ہمام الدین ہمام خضری سیوطی۔

آپ کی ولادت کے ایک ہفتہ بعد آپ کے والد نے آپ کا نام عبدالرحمن
اور لقب جلال الدین رکھا۔

آپ جب اپنے شیخ قاضی القضاۃ عزالدین احمد بن ابراہیم کنانی کے پاس
حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ سے آپ کی کنیت پوچھی تو امام جلال الدین سیوطی نے
عرض کی میری کوئی کنیت نہیں تو فرمایا، ابوالفضل۔

آپ کی پیدائش:

امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا کہ میں اتوار کی شام بعد مغرب رجب
۸۴۹ھ میں پیدا ہوا۔ اور مجھے شیخ محمد مجذوب جو کہ بہت بڑے ولی تھے، کے پاس لے
جایا گیا تو انہوں نے میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔

یوں ہی امام صاحب نے فرمایا کہ میری تعلیمی مرحلے کی ابتدا یتیمی کی
حالت میں ہوئی پھر میں نے قرآن مجید حفظ کیا، پھر (ابن دقیق عید کی) شرح عمدۃ

الاحکام، (امام نووی کی) منہاج، (علامہ بیضاوی کی) منہاج الوصول الی علم الاصول اور الفیہ بن مالک حفظ کیں۔ آپ کے والد کا وصال شب پیر، ۵ صفر ۸۵۵ھ کو ہوا۔
آپ کے علمی سفر:

امام جلال الدین سیوطی نے جن جگہوں پر علمی سفر اختیار فرمائے ان میں شام، حجاز، یمن، ہند، مغرب اور سوڈان کے شہر شامل ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جب میں نے حج کیا تو آب زم زم پیتے وقت جو دعائیں یا آرزوئیں تھیں ان میں سے یہ بھی تھیں کہ میں فقہ میں شیخ سراج الدین بلقینی اور حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی کے مرتبہ کو پہنچ جاؤں۔

آپ کا علمی مقام:

امام صاحب نے خود فرمایا کہ مجھے سات علوم میں عبور عطا فرمایا گیا، تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، اہل عرب و بلغاء کے طرز پر نہ کہ عجمی اور فلاسفہ کے طرز پر۔ مزید فرمایا کہ میں ابتدائے تعلم کے زمانے میں منطق میں کچھ پڑھا کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اس کی کراہت راسخ فرمادی، اور میں نے سنا کہ ابن الصلاح نے اس کے حرام ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا ہے تو اس وجہ سے پھر میں نے اسے چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے مجھے علم حدیث عطا فرمایا جو کہ اشرف العلوم ہے۔

آپ کا زہد و مرتبہ:

جب آپ چالیس برس کی عمر کو پہنچے تو گوشہ نشینی اختیار فرمائی اور عبادت کی غرض سے درویشانہ زندگی بسر کرنے لگے دنیا اور اہل دنیا کو یوں چھوڑ دیا کہ گویا کسی کو جانتے ہی نہ تھے۔ پھر اپنی تالیفات و تحریرات میں مصروف ہو گئے، تدریس و افتاء بھی

ترک فرمادیا جس کا عذر آپ نے اپنی تالیف ”التنفیس“ میں پیش فرمایا۔ امراء و اغنیاء آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے آپ کو مال و زر پیش کرتے مگر آپ انہیں لوٹا دیتے۔ کبھی حاکم کے در پر نہ جاتے حالانکہ حاکم زمانہ نے بارہا آپ کو طلب کیا مگر نہ گئے۔

امام صاحب فرماتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ جلوہ افروز ہیں تو میں نے ان سے ایک کتاب کا تذکرہ کیا اور حدیثیں جمع کرتا گیا، اور وہ کتاب ”جمع الجوامع“ ہے۔ میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی، کیا میں آپ کی خدمت اقدس میں کچھ حدیثیں سنا سکتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا، پڑھو اے شیخ الحدیث!۔ امام صاحب فرماتے ہیں، میرے نزدیک یہ بشارت دنیا و مافیہا سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

آپ کی چند مولفات:

- ☆ الإتيان في علوم القرآن
- ☆ الدر المنثور في التفسير المأمور
- ☆ لباب النقول في أسباب النزول
- ☆ مفحمت الأقران في مبهمات القرآن
- ☆ الإكليل في استنباط التنزيل
- ☆ تكملة تفسير الشيخ جلال الدين المحلي (تفسير الجلالين)
- ☆ حاشية على تفسير البيضاوي
- ☆ تناسق الدرر في تناسب السور
- ☆ شرح الشاطبية

- ☆ الألفية في القراءات العشر
- ☆ شرح ابن ماجه
- ☆ تدريب الراوي في شرح تقريب النوي
- ☆ إسعاف المبطل برجال المؤطا
- ☆ اللآلئ المصنوعة في الأحاديث الموضوعة
- ☆ النكت البديعات على الموضوعات
- ☆ شرح الصلور بشرح حال الموتى والقبور
- ☆ تبييض الصحيفة في مناقب الإمام أبي حنيفة ؓ
- ☆ البدور السافرة عن أمور الآخرة
- ☆ الطب النبوي
- ☆ الرياض الأنيفة في شرح أسماء خير الخليفة (ؓ)
- ☆ الروض الأنيق في فضل الصديق ؓ (جو کہ بحمد اللہ آپ کے ہاتھوں میں ہے)
- ☆ الغرر في فضائل عمر ؓ (جو کہ بحمد اللہ آپ کے ہاتھوں میں ہے)
- ☆ الأشباه والنظائر
- ☆ جمع الجوامع
- ☆ الخصائص الكبرى
- ☆ ترجمة النوي
- ☆ ديوان عشر
- ☆ شرح بانس سعاد

☆ تحفة الظرفاء بأسماء الخلفاء

☆ الحاوي للفتاوى

☆ الأحاديث الحسان في فضل الطيلسان

☆ طبقات الحفاظ

☆ تاريخ أسيوط

☆ تاريخ الخلفاء وغيرها

آپ کا وصال:

آپ نے ۶۱ برس، ۱۰ ماہ اور ۱۸ دن کی عمر میں، جمعہ المبارک کی صبح ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾
 اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر انوار پر کروڑ ہا کروڑ رحمت و رضوان کی بارشیں
 نازل فرمائے اور ہمیں آپ کی تعلیمات سے درس اور آپ کے خوانِ نعمت سے حصہ
 عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمد فرحان قادری رضوی عفی عنہ



اربعین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اردو ترجمہ

الروضة الوثيق في فضل الصديق رضي الله عنه

تالیف

علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ
(متوفی ۹۱۱ھ)

مترجم

مولانا ابوالضیاء محمد رفیع قادری مدنی

مقدمہ مؤلف

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے اس امت میں ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو سب سے بہترین کیا اور یقین و تصدیق کی زیادتی کے ساتھ ان کے مقام کو بلند فرمایا اور بالتحقیق انہیں شیخ الاسلام بنایا۔ میں اسی کی خوبیاں بیان کروں کہ اسی کو سب خوبیاں سزاوار ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جو گواہ کی ہر تنگی کو کشادہ کر دے اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد ﷺ اس کے بندہ خاص اور اس کے رسول و غیب بتانے والے بنی اور رفیق اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل پر، آپ کے صحابہ و ازواج و ذریت پر درود و سلام نازل فرمائے جو صاحب ہدایت و توفیق ہیں۔

حمد و صلوة کے بعد، یہ کتاب جس کا نام میں نے "الروض الانیق فی فضل الصدیق ﷺ" رکھا ہے اس کتاب میں، میں نے چالیس ایسی مختصر حدیثیں نقل کی ہیں جو ان کے یاد کرنے والے نیکو کار کے لئے آسان ہیں۔ اور میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے محبوب سیدنا محمد ﷺ کے وسیلہ جلیلہ اور صدیق اکبر ﷺ کی جانب انتساب کی برکت سے ہمیں فائدہ بخشے اور ہمیں آپ ﷺ کے ساتھ دائر الزلفاء (مقامِ قرب) میں جمع فرمائے۔ آمین آمین آمین۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۱) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے ابو بکر! اللہ اور مومنوں نے انکار کر دیا کہ آپ کی ذات پر اختلاف کریں۔ امام احمد نے اس کی تخریج فرمائی۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر و عمر جنت کے درمیانی (اوچیز) عمروا لے اگلے پچھلوں (سب) کے سردار ہیں سوائے انبیاء و رسولوں کے۔ اس حدیث کی تخریج ضیاء نے اپنی مختار میں کی اور کئی (محدثین) نے جمع کیا۔

(۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں ہیں اور عبیدہ بن الجراح جنت میں ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) اس حدیث کی تخریج ضیاء نے اپنی مختار میں

۱۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۲۲۶ پر (۱/۲۰۵) اور ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ میں (۳/۱۸۰) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۹۰۳ پر حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے (۱۵/۳۳۰)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۶۳ پر باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما میں، امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۱۰۰ پر حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

کی اور کئی (محدثین) نے جمع کیا۔^۱

(۴) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حطب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے یوں ہیں جس طرح کان اور آنکھ سر میں (اہم) ہوتے ہیں۔^۲ اس حدیث کو امام بارودی اور ابو نعیم وغیرہا نے تخریج کیا۔

(۵) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر اس دین (اسلام) میں اس مرتبہ پر ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ۔^۳ اس حدیث کی ابن نجار نے تخریج کی اور خطیب (بغدادی) نے اسے اپنی تاریخ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے تخریج کیا۔

(۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت پر میرے خلیفہ ہیں، اور عمر رضی اللہ عنہ میری زبان سے گویا ہوتے ہیں، اور علی رضی اللہ عنہ میرے چچا زاد اور میرے بھائی ہیں اور میرے علم بردار ہیں، اور عثمان رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں عثمان سے۔ اس حدیث کی تخریج امام طبرانی نے کبیر میں اور ابن عدی نے کامل میں اور ان

۱۔ اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۷۰۰۲ پر حضرت عبد الرحمن بن حوف کی روایت سے (۳۶۳/۱۵)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۷۴۸ پر باب فضائل العشرہ میں، و دیگر نے نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے الاستیعاب میں (۴۱/۱) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۴۵۹/۸) نقل کیا۔

کے علاوہ دیگر نے کی۔^۱

(۷) حضرت شداو بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر میری امت کے سب سے بڑے مہربان و رحم کرنے والے ہیں، اور عمر میری امت میں بہتر اور سب سے بڑھ کر انصاف کرنے والے ہیں، اور عثمان بن عفان میری امت میں سب سے زیادہ حیا فرمانے والے اور معظم ہیں اور علی بن ابی طالب میری امت کے صاحب استقامت اور شجاعت مند ہیں، اور عبداللہ بن مسعود میری امت کے نیک تر اور انسان کرنے والے ہیں اور ابوذر میری امت کے زاہد تر اور سچے ہیں، اور ابوذر داء میری امت کے بڑے عبادت گزار و متقی ہیں، اور معاویہ بن ابی سفیان بہتر حاکم و بڑے سخی ہیں۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے تخریج کر کے ضعیف قرار دیا، اور ان کے علاوہ دیگر نے بھی اس حدیث کی تخریج کی۔

(۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر و عمر اگلوں میں بہترین ہیں، آسمان و زمین والوں میں بہترین ہیں سوائے انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) کے۔^۲ اسے ابن عدی نے کامل میں اور حاکم نے کنی میں اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۱۶۱۶ پر (۸۳/۶)، دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۷۸۲ پر (۴۳۷/۱) اور قزوینی نے التذوین فی اخبار قزوین (۱۶۳/۳) میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

۲۔ معلوم ہونا چاہئے کہ ضعیف حدیثیں فضائل میں مقبول ہوتی ہیں ۱۲ مترجم یہ حدیث علاؤ الدین علی متقی نے کنز العمال میں حدیث نمبر: ۳۳۶۷ پر نقل کی۔

۳۔ اس حدیث کو ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۳۶۸ پر (۱۸۰/۲)، ابن جوزی نے العلل المتناہیہ میں حدیث نمبر: ۳۱۱ پر احادیث فضل ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے باب میں (۱۹۸/۱)، امام ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں حدیث نمبر: ۱۴۳۷ پر (۱۱۱/۲) اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں حدیث نمبر: ۳۷۹ پر (۹۴/۲) نقل کیا۔

(۹) حضرت عکرمہ بن عمار سے مروی، وہ ایاس بن سلمہ بن اُکوع سے، وہ اپنے والد (ؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر میرے بعد تمام لوگوں میں بہترین ہیں سوائے انبیاء کے۔^۱ اس حدیث کو ابن عدی نے اور طبرانی نے کبیر میں اور ان دونوں کے علاوہ دیگر نے تخریج کیا۔

(۱۰) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر میرے ساتھی و میرے یارِ غار ہیں، ان کے (بلند) مرتبہ کو جان لو! پس اگر میں (سوائے اللہ کے) کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔^۲ اس حدیث کو امام احمد نے زوائد مسند میں اور دیلمی وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۱۱) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے ہیں جیسا کہ میری آنکھیں میرے سر میں اور عثمان بن عفان مجھ سے ہیں جیسا کہ میری زبان میرے دہن میں اور علی بن ابی طالب مجھ سے ہیں جیسے میری روح میرے جسم میں۔^۳ اسے ابن نجار نے تخریج کیا۔

(۱۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے اس طرح ہیں کہ جس طرح ہارون موسیٰ (ؑ)۔

۱۔ اس حدیث کو ابن عدی نے کامل میں (۲۷۶/۵)، بیہقی نے مجمع الزوائد میں اور عجلبونی نے کشف الخفاء میں حدیث نمبر: ۵۱ پر (۳۲/۱) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے فضائل الصحابة میں حدیث نمبر: ۶۰۳ پر (۳۹۶/۱)، ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں (۲۶/۵) اور بیہقی نے مجمع الزوائد میں (۳۲/۹) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو علامہ علاؤ الدین علی المتقی نے کنز العمال میں حدیث نمبر: ۳۳۰۶۲ پر نقل کیا (۶۲۸/۱۱)۔

ہے۔ اس حدیث کی تخریج خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اور دیگر نے کی۔

(۱۳) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے، اور ابو بکر دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔^۱ اس حدیث کو دیلمی نے تخریج کیا۔

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر آسمان والوں اور زمین والوں میں بہترین ہیں، اور قیامت تک باقی رہنے والوں سے بھی بہتر ہیں۔^۲ اسے دیلمی نے تخریج کیا۔

(۱۵) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اللہ کی جانب سے آگ سے آزاد شدہ ہیں۔^۳ اسے ابو نعیم نے معرفہ میں تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۶۲۵۷ پر (۳۸۴/۱۱)، امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں حدیث نمبر: ۶۰۱۵ پر (۲۰۷/۵) اور ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۱۲۵۴ پر (۷۵/۵) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۷۸۰ پر (۲۳۷/۱) نقل کیا۔
۳۔ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۷۸۳ پر (۲۳۸/۱) پر اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۲۵۲/۵) نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۷۹ پر ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے نقل کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا، آپ اللہ کی جانب سے جہنم سے آزاد شدہ ہیں۔ تو اس دن سے آپ ﷺ کا نام عتیق ہو گیا۔ اور مزنی نے اس حدیث کو تہذیب الکمال میں (۲۸۳/۱۵) نقل کیا۔

(۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر میرے قائم مقام وزیر ہیں، اور عمر میری زبان سے گویا ہیں اور میں عثمان سے ہوں اور عثمان مجھ سے جیسا کہ میں آپ سے ہوں اے ابو بکر! آپ میری امت کی شفاعت فرمائیں گے۔^۱ اس حدیث کو ابن نجار نے تخریج کیا اور حضرت عمر کا یہی وصف بیان کیا کیونکہ انہیں الہام ہوتا اور ان کی زبان پر فرشتے بولتے تھے پس جان لو!!۔

(۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل حاضر ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ جنت دیکھ لیتا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ارے ابو بکر!..... آپ تو جنت میں داخل ہونے والوں میں میری امت کے پہلے شخص ہیں۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد وغیرہ نے تخریج کیا۔ اور امام حاکم نے دوسری سند سے اسے صحیح قرار دیا۔

(۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جبریل میری خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے ان سے کہا، میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا؟ عرض کی، ابو بکر (رضی اللہ عنہ) وہی آپ کے بعد آپ کی امت کے والی ہیں اور وہی

۱۔ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۸۲۷۱ پر (۱/۲۳۷) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۵۲ پر باب فی الخلافہ میں اور امام احمد نے اپنی فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۲۵۸ پر (۱/۲۲۱) نقل کیا۔

آپ کی امت میں سب سے افضل ہیں۔^۱ اسے دیلمی نے تخریج کیا۔

(۱۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل حاضر ہوئے، مجھ سے عرض کی، اے محمد (ﷺ)! بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے مشورہ لیں۔^۲ اسے تمام (الرازی) نے تخریج کیا۔

(۲۰) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے آگے چل رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا، کیا تو ایسے شخص سے آگے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہیں، بیشک ابو بکر ہر اس شخص سے بہتر ہیں جس پر شب و روز کا گزر رہے۔^۳ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو فضائل صحابہ میں روایت کیا اس کے الفاظ یہ ہیں کہ، کیا تو ایسے شخص کے آگے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہیں کیا تو نہیں جانتا کہ ہر وہ شخص جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے، ابو بکر ان سب سے بہتر ہیں، انبیاء و مرسلین کے بعد سورج کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہوا اور نہ غروب ہوا جو ابو بکر سے افضل ہو۔^۴ (یعنی آپ ﷺ بعد الانبیاء علیہم السلام سب سے افضل ہیں)

۱۔ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۶۳۱ پر (۴۰۴/۱) نقل کیا۔
۲۔ اس حدیث کو امام طبری نے الریاض النضرۃ میں ذکر اختصاصہ بامر اللہ تعالیٰ نبیہ ﷺ بمشاورۃ میں نقل کیا۔
۳۔ ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو ابن ہبل واسطی نے تاریخ واسطی میں باب محمد بن عبد الحلق العطار میں (۲۳۸/۱) نقل کیا اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں یوں نقل کیا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مجھے نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آگے آگے چل رہا ہوں تو فرمایا، کیا آپ ابو بکر کے آگے چلتے ہیں، انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) کے بعد سورج کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہوا نہ غروب ہوا جو ابو بکر سے افضل ہو۔

۴۔ ان الفاظ کے ساتھ خیمہ بن سلیمان نے من حدیث خیمہ میں (۱۳۳/۱) نقل کیا۔

(۲۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے میزان (ترازو) کے پلڑے کے پاس لایا گیا اور مجھے اس میں رکھ دیا گیا اور میری امت کو لایا گیا اور انہیں دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا تو میں اپنی امت پر غالب رہا، پھر مجھے اٹھالیا گیا اور ابو بکر کو لایا گیا پھر انہیں ترازو کے اس پلڑے میں رکھا گیا تو وہ (بھی) میری امت پر غالب رہے۔ پھر ابو بکر کو اٹھالیا گیا اور عمر بن خطاب کو لایا گیا اور انہیں بھی ترازو کے اس پلڑے میں رکھا گیا تو وہ (بھی) میری امت پر غالب رہے۔ پھر اس میزان (ترازو) کو آسمان کی طرف اٹھالیا گیا جبکہ میں اسے دیکھ رہا تھا۔^۱ اس حدیث کو ابو نعیم نے فضائل میں تخریج کیا۔

(۲۲) حضرت عمر و بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے نزدیک عورتوں میں سب سے محبوب عائشہ ہیں اور مردوں میں ان کے والد (یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) ہیں۔^۲ اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو اختصار کے ساتھ امام ابن ابی شیبہ نے المصنف میں حدیث نمبر: ۳۱۹۶۰ پر (۳۵۲/۶)، امام ابن ابی عاصم نے السنہ میں حدیث نمبر: ۱۱۳۸ پر (۵۳۹/۲) اور امام طبری نے الریاض النضرۃ میں (۲۷۰/۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر رجحان کل واحد منہم جمع الائمہ میں نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۲۳۵۸ پر کتاب (۶۳) المغازی، باب (۶۵) غزوة ذات السلاسل میں یوں نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ذات السلاسل کے لشکر کے لئے ترغیب دلائی، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی، آپ کے نزدیک سب سے محبوب کون ہے؟ فرمایا، عائشہ، میں نے عرض کی مردوں میں؟ فرمایا، ان کے والد (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ) میں نے عرض کی، پھر کون؟ فرمایا عمر، یونہی کئی صحابہ کے نام گناتے رہے، تو میں مزید پوچھنے سے اس خوف کے سبب خاموش رہ گیا کہ کہیں مجھے ان سب سے آخر میں قرار نہ فرمادیں۔

(۲۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اور ابو بکر اور عمر بروز قیامت ساتھ جمع ہوں گے (یہ بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے اپنی انگشتِ شہادت، بیچ والی مبارک انگلی اور اس کے ساتھ والی انگشتِ مقدس آپس میں ملائیں، اور فرمایا) اور ہم، لوگوں پر مہربان ہوں گے۔^۱ اس کی تخریج حکیم ترمذی نے کی۔

(۲۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں بروز قیامت ابو بکر و عمر کے درمیان جمع ہوں گا یہاں تک کہ میں حرمین شریفین (یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) کے درمیان آؤں گا۔ پھر میرے پاس اہل مدینہ اور اہل مکہ (اپنی قبروں سے اٹھ کر) حاضر ہوں گے۔^۲ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے تخریج کیا۔

(۲۵) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (اے عائشہ!) اپنے والد ابو بکر اور اپنے بھائی کو بلائیے تاکہ میں ان کے لئے ایک مکتوب لکھ دوں، مجھے خوف ہے کہ کوئی شخص تمنا کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ میں (خلافت کا) حق دار ہوں، حالانکہ (حق خلافت میں) اللہ اور تمام مؤمنین ابو بکر کے سوا سب کا انکار کرتے ہیں۔^۳ اس حدیث کو امام احمد و مسلم نے تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول فی احادیث الرسول میں (۱۴۲/۳) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں یوں بیان کیا کہ میں ابو بکر و عمر کے درمیان بروز قیامت آؤں گا پھر حرمین (مکہ و مدینہ) کے درمیان نماز پڑھوں گا پھر اہل مکہ و اہل مدینہ میرے پاس حاضر ہوں گے (۵۷/۳)۔

۳۔ اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۵۹۸ پر ذکر ﷺ الی ما اشار بہ فی ابی بکر رحمہ اللہ میں (۵۶۳/۱۴) اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۲۳۸۷ پر کتاب فضائل الصحابة میں نقل کیا۔

(۲۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ان دونوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں، ابو بکر و عمر۔^۱ اس حدیث کو امام ترمذی نے تخریج کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا۔

(۲۷) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ان دونوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں، ابو بکر اور عمر پس یہ دونوں اللہ کی مضبوط رستی ہیں جس نے انہیں تھام لیا تو بلاشبہ ایسے مضبوط حلقہ کو تھام لیا جس کے لئے کوئی جدائی نہیں۔^۲ اس حدیث کو امام طبرانی نے کبیر میں تخریج کیا۔

(۲۸) حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب میرا وصال ہو جائے اور ابو بکر اور عمر کا وصال ہو جائے، تو اگر تم سے ہو سکے کہ مرجاؤ تو مرجانا۔^۳ اس حدیث کو ابو نعیم نے حلیہ میں اور ابن عساکر نے تخریج کیا۔

(۲۹) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے مامور فرمایا گیا کہ میں خواب کی تعبیر ابو بکر سے معلوم کروں۔^۴ اس حدیث کو دیلمی نے تخریج کیا۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے بہتر خوابوں کی تعبیر بیان کرتے۔

۱۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں مقدمہ میں حدیث نمبر: ۹۷ پر باب فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ میں اور امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۶۲ پر کتاب (۵۰) المناقب، باب (۱۶) فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما لکھیا میں نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام طبری نے الریاض النضرۃ میں حدیث نمبر: ۲۲۵ پر اور امام طبرانی نے مسند الشامیین میں حدیث نمبر: ۹۱۳ پر (۵۷/۲) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں حدیث نمبر: ۶۹۱۸ پر (۸۳/۷) نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو امام احمد نے فضائل اصحابہ میں حدیث نمبر: ۶۲۳ پر (۴۰۴/۱) نقل کیا۔

(۳۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ کو انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام جہاں والوں پر فضیلت عطا فرمائی اور میرے لئے میرے صحابہ سے چار کو چُن لیا اور انہیں میرے بہترین صحابی بنایا جبکہ میرے ہر صحابی میں خیر ہی ہے (وہ چار): ابو بکر و عمر و عثمان و علی۔ اور میری امت کو تمام امتوں سے فضیلت عطا فرمائی اور مجھے بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا، پھر دوسرا اور تیسرا زمانہ پے در پے (بہتر) ہیں پھر چوتھا زمانہ علیحدہ ہے۔^۱ اس حدیث کو ابو نعیم نے اور خطیب بغدادی نے تخریج کیا اور فرمایا یہ غریب ہے اور ابن عساکر نے بھی تخریج کیا۔

(۳۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے صحابہ میں سے چار سے (زیادہ) محبت کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ ان سے محبت کیجئے: ابو بکر، عمر، عثمان اور علی۔^۲ (رضی اللہ عنہم اجمعین) اسے ابن عساکر نے تخریج کیا۔

(۳۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے چار وزیروں کے ذریعہ میری مدد فرمائی ہے دو آسمان والے: جبریل اور میکائیل اور دو زمین والے: ابو بکر اور عمر۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے، اور امام طبرانی نے اپنی معجم

۱۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۱۲۰۳ پر (۱۶۲/۳) اور موضع اوہام الجمع والتفریق میں حدیث نمبر: ۳۵۶ (۳۱۲/۲) پر نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں (۳۰۸/۳) اور ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۷۵۸ (۲۸۹/۳) پر نقل کیا ہے۔

کبیر میں تخریج کیا۔^۱

(۳۳) حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہے یا اس کے پاس، لہذا اس بندے نے اللہ کے ہاں رہنے کو چن لیا۔ تو یہ سن کر ابوبکرؓ رونے لگے (کیونکہ آپ ﷺ اپنی کمال فراست کے سبب جان گئے تھے کہ نبی کریم ﷺ اپنے وصال مبارک کی خبر دے رہے ہیں)، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے ابوبکر مت روئے! تمام لوگوں میں اپنی صحبت و مال کے اعتبار سے مجھ پر بڑا احسان کرنے والے ابوبکر ہی ہیں۔ اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی کو دلی دوست بناتا تو میں ابوبکر کو دوست بناتا لیکن آپ اسلام کا بھائی چارا اور اس کی دوستی ہیں۔ مسجد میں تمام دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔^۲ اس حدیث کو امام مسلم وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۳۴) حضرت معاذؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے شایان شان سر عرش ناپسند فرماتا ہے کہ ابوبکر (زمین پر) غلطی کریں (یعنی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلطیوں سے محفوظ فرمایا ہے)۔^۳ اسے حارث بن ابی اسامہ نے تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر: ۱۱۴۲۲ پر (۴۷۹/۱۱) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اختلاف الفاظ کے ساتھ اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۳۲۵۴ پر باب قول النبی ﷺ: سدا الایواب، الخ میں، امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۵۹۴ پر (۵۵۸/۱۴) پر اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۲۲۸۱ پر کتاب فضائل الصحابہ ﷺ باب من فضائل ابی بکر الصدیقؓ میں نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۶۵۹ پر (۴۲۱/۱) اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر: ۱۲۴ (۶۷/۲۰) پر نقل کیا۔

(۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اپنی امت

سے ابو بکر و عمر سے محبت کی یوں ہی امید رکھتا ہوں جیسے ان کے لئے لا اِلهَ اِلَّا

اللہ کہنے (یعنی ایمان) کی خواہش ہے۔^۱ اس حدیث کو دیلمی نے تخریج کیا۔

(۳۶) حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک ابو بکر

خوابوں کی تاویل بیان کرتے ہیں اور بلاشبہ نیک خواب نبوت کا حصہ ہیں۔^۲

اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت کے رحم

دل ابو بکر ہیں، اللہ کے دین میں شدید تر عمر ہیں، حیا میں سچے عثمان ہیں، اور

فیصلہ صادر فرمانے میں منصف علی بن ابی طالب ہیں، علم میراث میں زید بن

ثابت، اور قرآن مجید کی قرأت میں ابی بن کعب، اور حلال و حرام کے علم میں معاذ

بن جبل برتر، سنو! ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ

بن جراح ہیں۔^۳ اس حدیث کو امام ابن عساکر وغیرہ نے تخریج کیا ہے۔ (خیال

رہے کہ جو خوبیاں دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان میں فردا فردا پائی جاتی ہیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ان خوبیوں کا پیکر ہیں ۱۲ مترجم)

(۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بیشک

ہر نبی کے کچھ خاص صحابہ ہوتے ہیں اور میرے صحابہ سے دو خاص ابو بکر اور عمر

۱۔ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۶۷ (۵۹/۱) پر نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر: ۷۰۵۷ پر (۲۶۰/۷) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے اپنی سنن کبریٰ میں حدیث نمبر: ۱۱۹۶۷ پر (۲۱۰/۶) اور امام ابویعلیٰ نے

اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۵۷۶۳ پر (۱۳۱/۱۰) نقل کیا۔

ہیں۔^۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک جس کے لئے سب سے پہلے زمین کھلے گی وہ میں ہوں پھر ابو بکر و عمر کے لئے کھلے گی، ہم (تینوں) جمع ہوں گے اور بقیع کی جانب جائیں گے بعد ازاں اہل بقیع میرے ساتھ جمع ہوں گے پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا تو وہ بھی میرے ساتھ جمع ہو جائیں گے اور ہم حرمین کے درمیان بھیجے جائیں گے۔^۲ اس حدیث کو امام ترمذی نے تخریج کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، کیا آپ نے ابو بکر کی شان میں بھی شعر کہے ہیں؟ عرض کی، جی ہاں، فرمایا، پڑھئے میں بھی سنوں!! (حضرت حسان فرماتے ہیں) میں نے پڑھا:

وَقَالِي اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمَنِيفِ وَقَدْ طَافَ الْعَلَوُ بِهِ إِذْ صَاعَدَ الْجَبَلَ
وَكَانَ حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ قَدْ عَلِمُوا مِنْ الْبَرِيَّةِ لَمْ يُعْلِلْ بِهِ رَجُلًا

ترجمہ: دو جان سے جب وہ دونوں بلند غار میں تھے اور دشمن ان پر گزرے جب وہ پہاڑ پر چڑھے، اور وہ تو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں بے شک لوگوں

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر: ۱۰۰۰۸ پر (۷۷/۱۰) اور دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۵۰۰۵ پر (۳۳۲/۳) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۸۹۹ پر (۳۳۲/۱۵)، امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر: ۳۷۳۲ (۵۰۵/۲) پر نقل فرمایا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے، اس کے علاوہ امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۹۲ پر باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں نقل فرمایا۔

نے جان لیا کہ مخلوق میں ان کے برابر کوئی شخص نہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے نواجذ (دندان مبارک) نظر آنے لگے اور فرمایا، اے حسان! آپ نے سچ کہا ان کی شان ایسی ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا۔^۱ اس حدیث کو ابن عدی اور امام ابن عساکر نے تخریج کیا ہے۔

جان لو! کہ اس بیان میں بے شمار احادیث ہیں مگر یہ رسالہ اس موضوع کی معلومات چاہنے والے کے لئے مختصر بیان ہے۔

اور تمام خوبیاں اللہ کو جس کی بادشاہی ہے وہی اول و آخر، ظاہر و باطن مالک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ان کی آل و اصحاب اور ازواج و ذریعات پر اور ہمیشہ ہمیشہ تا قیامت خوب خوب سلامتی نازل فرمائے۔ اور اللہ ہمیں کافی پھر اللہ ہی کو خوبیاں اور درود اس کے رسول ﷺ پر۔

اللہ ملکہ (بادشاہ) و وقّاب (خوب عطا فرمانے والے) کی مدد سے کتاب مکمل ہوئی

۱۔ اس حدیث کو ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۳۵۰ پر باب من اسمہ الجراح میں (۱۶۰/۲)، اور ابن سعد نے طبقات میں (۱۷۴/۳) نقل کیا۔



بِالْعَيْنِ وَالْإِصْبَاقِ الْعَظِيمِ

اردو ترجمہ

الْغُرَبَاءِ فِي قَوْمَائِلَ عَمِيدِ

تالیف

المرکز الاسلامی برائے تعلیم و تحقیق
 (تقریباً ۱۹۱۱ء)

مترجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ مؤلف

تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے اپنے بندوں سے جسے چاہا شرف و منزلت بخشی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی بے راہ روی اور سعادت مندی کا مالک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد ﷺ اس کے بندہ خاص اور رسول ہیں جنہوں نے راہ ہدایت کو قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر، ان کی آل و اصحاب اور بزرگائے کرام پر درود و سلام نازل فرمائے۔

حمد و صلوة کے بعد، یہ کتاب جبکا نام میں نے "الْفَرَرِ فِي فَضَائِلِ عُمَرَ" رکھا ہے اس میں، میں نے چالیس حدیثیں ان کی تخریج کرنے والوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے ان احادیث کے غریب الفاظ اور ان میں دشواری یا مشتبہ امور کو بیان کرتے ہوئے لکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے نفع بخش بنادے آمین۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر و عمر جنت کے درمیانی (ادیز) عمروا لے اگلے پچھلوں (سب) کے سردار ہیں سوائے انبیاء و رسولوں کے۔ صحیح حدیث (ہے) اسے امام احمد وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۲) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں ہیں اور عبیدہ بن الجراح جنت میں ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) حدیث صحیح (ہے) اسے امام احمد وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۳) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حطب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت

۱۔ اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۹۰۳ پر حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے (۳۳۰/۱۵)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۶۳ پر باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما لکھی ہیں، امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۱۰۰ پر حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۷۰۰۳ پر حضرت عبدالرحمن بن عوف کی روایت سے (۳۶۳/۱۵)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۷۴۸ پر باب فضائل العشرہ میں، و دیگر نے نقل کیا۔ **نوٹ:** اس حدیث میں مذکور صحابہ رضی اللہ عنہم کو عشر مبشرہ کہا جاتا ہے۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے یوں ہیں جس طرح کان اور آنکھ سر میں (اہم) ہوتے ہیں۔^۱ اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ وغیرہ نے تخریج کیا ہے۔

(۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر اس دین (اسلام) میں اس مرتبہ پر ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ۔^۲ اس حدیث کی ابن نجار نے تخریج کی اور خطیب (بغدادی) نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے تخریج کیا۔

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر صدیق میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت پر میرے خلیفہ ہیں، اور عمر میری زبان سے گویا ہوتے ہیں، اور میں عثمان سے ہوں اور عثمان مجھ سے جیسے میں آپ سے ہوں اے ابو بکر، آپ میری امت کی شفاعت کریں گے۔^۳ اس حدیث کی تخریج ابن نجار نے کی۔

(۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے ہیں جیسا کہ میری آنکھیں میرے سر میں اور عثمان بن عفان مجھ سے ہیں جیسا کہ میری زبان میرے دہن میں اور علی بن ابی طالب مجھ سے ہیں جیسے

۱۔ اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے الاستیعاب میں (۴۰۱/۱) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۳۵۹/۸) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو ابن عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۱۶۱۶ پر (۸۳/۶)، دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۸۲ پر (۴۳۷/۱) اور قزوینی نے التذوین فی اخبار قزوین (۱۶۴/۴) میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

میری روح میرے جسم میں۔ اُسے ابنِ نجار نے تخریج کیا۔

(۷) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمرؓ مجھ سے اس طرح ہیں کہ جس طرح ہارون موسیٰ سے۔ (علیہما السلام) اس حدیث کی تخریج خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں کی۔

(۸) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر آسمان والوں اور زمین والوں میں بہتر ہیں، اور قیامت تک باقی رہنے والوں سے بھی بہتر ہیں۔ اسے دیلمی نے مستدرک فردوس میں تخریج کیا۔

(۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عمر بن خطابؓ حشیش کے پھارے ہیں۔ اس حدیث کو ابو نعیم نے فضائل الصحابہ میں تخریج کیا۔

(۱۰) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اپنے بھائی فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عمرؓ مجھ سے ہیں اور میں عمرؓ سے اور عمرؓ سے اللہ

۱۔ اس حدیث کو علامہ ابن حجرؒ نے کنز العمال میں حدیث نمبر ۳۳۷۳ پر نقل کیا (۳۷۸/۵)۔
۲۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۷۵۷۷ پر (۳۸۳/۵) اور ابن ابی شیبہ نے میزان الاعتدال میں حدیث نمبر: ۳۰۱۵ پر (۵/۳۷) اور ابن عدی نے کمال میں حدیث نمبر: ۷۵۷۳ پر (۵/۵) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بحوالہ خطاب میں حدیث نمبر: ۸۳۷ پر (۳۳۸/۱) پر اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۷۵۷/۵) نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو امام ابن عدی نے الکامل میں (۹۰/۳) خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۶۳۳۶ پر (۳۹/۱۲) ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں (۲۳۳/۶) دیلمی نے الفردوس بحوالہ خطاب میں حدیث نمبر: ۳۱۳۹ پر (۵۵/۳) اور لغوی نے مجمع الزوائد میں باب ترمذی اقل الیوم میں (۷۲/۹) نقل کیا۔

(اہل باطل کے خلاف) حق عمر کے ساتھ ہوگا جیسے بھی ہوں۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں روایت کیا۔

(۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرمادیا۔^۱ حدیث صحیح (ہے) اسے ترمذی وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۱۲) حضرت ایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرمادیا ہے اور وہ قاروق بنی اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ حق و باطل میں امتیاز فرمادیا۔^۲ اس حدیث کو ابن سعد نے مرسل تخریج کیا۔

(۱۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر کے دل اور ان کی زبان پر حق جاری فرمادیا۔^۳ اس حدیث کو امام ابن ہشام نے تخریج کیا۔

(۱۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام

۱۔ اس حدیث کو ابن عدی نے کمال میں (۱۵۰/۳) اور ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں (۱۷۲/۳) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۸۳ پر باب فی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں (۶۱۷/۵) ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۸۸۹ پر ذکر اثبات اللہ جل وعلا الحق علی قلب عمر ولسانہ میں (۳۱۲/۱۵) اور امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں حدیث نمبر: ۳۱۹۸۶ پر (۳۱۲/۶) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ میں (۲۷۰/۳) نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو ابوسعید شاشی نے مسند الشاشی میں (۳۷۷/۲) تخریج کیا۔

لائے تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے سینے پر اپنا مبارک ہاتھ مار کر تین مرتبہ فرمایا، اے اللہ! عمر کے سینے سے کینہ و بیماری دور فرما اور اسے ایمان سے بدل دے۔^۱
(۱۵) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس امت کے نبی کے بعد سب سے بہترین ابو بکر و عمر ہیں۔^۲ اس حدیث کو ابن عساکر نے تخریج کیا۔

(۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے بعد میری امت میں بہترین ابو بکر و عمر ہیں۔^۳ اس حدیث کو ابن عساکر نے یونہی حضرت علی و زبیر رضی اللہ عنہما سے ایک ساتھ تخریج کیا۔

(۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کا محل تھا میں نے کہا، یہ محل کس کا ہے، عرض کی گئی قریش کے ایک جوان کا، مجھے گمان ہوا کہ وہ میں ہوں، میں نے کہا، وہ کون ہے، عرض کی گئی عمر بن خطاب۔ تو (اے عمر) اگر مجھے آپ کی غیرت کا علم نہ ہوتا تو میں اس محل میں داخل ہو جاتا۔^۴ (ایک روایت میں ہے کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ پر میرے ماں باپ قرآن یا رسول اللہ اکیا میں آپ سے غیرت کر سکتا ہوں)

۱۔ صحیح حدیث ہے، اسے امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر: ۳۹۲ پر (۹۱/۳) امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۱۰۹۶ پر (۲۰/۲) اور حری نے تہذیب الکمال میں (۳۳۳/۲۱) نقل کیا۔
۲۔ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں (۳۳۸/۳) امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۹۳۳ پر (۱۱۵/۱) اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۹۹۲ پر (۲۹۸/۱) نقل کیا۔
۳۔ اس حدیث کو امام ابو جعفر طبری نے حدیث نمبر: ۷۵ پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً نقل کیا۔
۴۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۷۰۲۳ پر کتاب (۹۲) التعمید، باب (۳۶) القصر فی المنام میں، امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۵۳ پر ذکر اللہ قصر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی الجہد الخ (۲۵۰/۱) میں اور امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۱۲۰۶۵ پر (۱۷۷/۳) نقل کیا۔

(۱۸) حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنویں سے پانی نکال رہا ہوں، پھر ابو بکر آئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے جبکہ ان کے نکالنے میں کچھ ضعف تھا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے (یہ دعائے مغفرت حضرت صدیق اکبر پر کرم کے اظہار کے لئے ہے جیسے کہا جاتا ہے میرا بیٹا اللہ اسے بخشے بہت اچھا ہے) (مرآۃ ازاحۃ))، پھر اسے عمر نے لیا تو وہ ان کے ہاتھ سے چرسا (یعنی بڑا ڈول) بن گیا (ڈول سے چرسا بن جانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں اسلامی سرحدیں بہت دور تک پہنچیں گی) (بحوالہ مرآۃ)) میں نے کسی پہلوان کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح کھینچتا ہو (اس قوت سے پانی نکالنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ اتنے بڑے ملکوں کو فتح فرما کر ان کا انتظام سنبھال بھی لیں گے اور بڑی قوت دشوکت سے ان میں اسلام پھیلائیں گے کہ مشرق و مغرب میں آپ کی برکت سے اسلام پھیل جاوے گا) (مرآۃ)) یہاں تک کہ لوگوں نے باڑا اختیار کر لیا (یعنی، لوگ خود بھی سیراب ہو گئے اور انہوں نے اپنے جانوروں کو بھی سیراب کر لیا اس تعبیر میں اشارہ اس جانب ہے کہ اس سیرابی کی ابتداء حضرت صدیق اکبر سے ہوگی اور تکمیل حضرت عمر فاروق پر (مرآۃ بحوالہ مرقات))۔ حدیث صحیح (ہے) اسے امام بخاری وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۱۹) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے دیکھا کہ

۱۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۳۶۸۲ پر کتاب (۶۲) فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب (۶) مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۱۹۔ (۲۳۹۳) پر کتاب (۲۳) فضائل اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، باب (۲) من فضائل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نقل کیا۔

گویا ایک ڈول آسمان سے اتر اتو ابو بکر آئے اور انہوں نے اس ڈول کے منہ کی لکڑی پکڑ کر تھوڑا سا پیا پھر عمر آئے اور اسے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ سیراب ہو گئے پھر عثمان آئے اور اس کے منہ کو پکڑ کر پیا یہاں تک کہ سیراب ہو گئے پھر علی آئے ڈول کے منہ کو پکڑا اور کھینچا تو اس کی رسی کھل گئی اور ڈول سے اُن پر چھڑکاؤ ہو گیا۔ اس حدیث کو امام احمد وغیرہ نے تخریج کیا ہے۔

(۲۰) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دودھ سے بھرا پیالہ دیا گیا تو میں نے اس سے پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے گوشت و جلد کے درمیان سے جاری ہونے لگی پھر میں نے پچا ہوا عمر بن خطاب کو دیا۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کی تاویل کی اور عرض کی، یا نبی اللہ! یہ علم ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا تو آپ اس سے سیراب ہوئے اور اپنا پچا ہوا عمر بن خطاب کو عطا فرمایا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، آپ لوگوں نے صحیح جانا۔ حدیث صحیح (ہے) اسے امام حاکم وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۲۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے فجر سے کچھ پہلے (خواب میں) دیکھا کہ گویا مجھے کنجیاں اور ترازو دیئے

۱۔ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں (۲۱/۵) اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں حدیث نمبر: ۸۷۰ پر (۲۶۹/۵) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۶۹۶۵ پر (۲۳۱/۷) نقل کیا ہے۔
 ۲۔ اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر: ۴۴۹۲ پر (۹۲/۳)، امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۳۱۹ پر (۲۵۳/۱) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۳۱۵۵ پر (۲۹۳/۱۲) نقل کیا۔

گئے ہیں، جہاں تک کنجیوں کا تعلق ہے تو وہ تو چابیاں ہی ہیں اور ترازو، تو وہ وہی ہیں جس سے وزن کیا جاتا ہے، پس مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں تو میں ان پر غالب رہا پھر ابو بکر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا وہ بھی ان پر غالب رہے پھر عمر کو لایا گیا انہیں تو لایا گیا تو وہ بھی ان پر غالب رہے پھر عثمان کو لایا گیا انہیں بھی میزان کے پلڑے میں رکھا گیا تو وہ بھی میری امت پر غالب رہے پھر اس ترازو کو اٹھالیا گیا۔ اس کو امام احمد نے تخریج کیا۔

(۲۲) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ عمر کی رضا پر راضی ہوا اور عمر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوئے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے اپنی تاریخ میں تخریج کیا۔

(۲۳) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب یا ابو جہل (عمر) بن ہشام کے ذریعہ معزز فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (ﷺ) کی دعا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے حق میں قبول فرمائی اور ان کے ذریعہ اسلام کی بنیاد مضبوط ہوئی اور ادیان باطلہ کا قلع قمع ہوا۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں بسند صحیح تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۵۳۶۹ پر (۷۶/۲)، امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں حدیث نمبر: ۳۱۹۶۰ پر (۳۵۲/۶) اور امام عبد بن حمید نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۸۵۰ پر (۲۶۷/۱) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۰۳۱۳ پر (۱۵۹/۱۰) نقل کیا اور اس میں ہے کہ آپ کے ذریعہ اسلام کی بنیاد مضبوط ہوئی اور بت منہدم ہوئے۔

(۲۴) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، اے

اللہ! عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو شدت و غلبہ عطا فرما۔^۱ اس حدیث کو

امام طبرانی نے اوسط میں تخریج کیا۔

(۲۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شب جمعہ دعا

فرمائی، اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام کے ذریعہ عزت عطا

فرما، پس حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) صبح اٹھے تو اسلام قبول کر لیا۔^۲ اس حدیث کو بھی

امام طبرانی نے اوسط میں تخریج کیا۔

(۲۶) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا، کوئی نبی ایسا نہیں کہ جس کی امت میں ایک یا دو شخص ایسے نہ ہوں

جنہیں اِلہام ہوتا ہو اور اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن خطاب

ہیں۔ بے شک عمر کی زبان اور دل پر حق جاری ہے۔^۳ اس حدیث کو بھی امام

طبرانی نے تخریج کیا ہے۔

(۲۷) حضرت عاصمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میرے بعد

کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ (لہذا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی نہیں تو دوسرا کوئی نبوت کا

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۳۵۳ پر (۶/۲۹۴) اور بیہقی نے معجم

الزوائد میں (۶۲/۹) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۱۸۶۰ پر (۲/۲۴۰) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۹۱۳۷ پر (۹/۶۶)، ابن سعد نے الطبقات

الکبریٰ میں (۲/۳۳۵) اور ابن ابی عامر نے السنن میں حدیث نمبر: ۱۲۶۲ پر (۲/۵۸۳) نقل کیا۔

دعویٰ کیسے کر سکتا ہے)۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔^۱

(۲۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ میرے بعد کسی کو رسول بنا کر بھیجتا تو ضرور عمر کو بھیجتا۔^۲ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

(۲۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے، عرض کی، عمر کو سلام کہیے اور ان سے فرمائیے کہ ان کی رضا مندی کے مطابق احکام جاری ہوتے ہیں، اور ان کا غضب عزیز ہے۔^۳ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

(۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ ﷻ نے شبِ عرفہ اپنے فرشتوں کے ہاں اپنے بندوں پر (اپنے شایانِ شان) عام طور پر فخر فرماتا ہے اور عمر پر خاص طور پر فخر فرمایا۔^۴ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۸۶ پر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت سے (۶۱۹/۵)، امام حاکم نے مستدرک میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی سے حدیث نمبر: ۴۴۹۵ پر نقل کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے (۹۲/۳)۔ ان کے علاوہ امام طبرانی نے یہ حدیث مجمع کبیر میں انہی سے حدیث نمبر: ۸۲۲ پر (۲۹۸/۱۷) اور بیہقی نے مجمع الزوائد میں حضرت عصمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے (۶۸/۹) نقل کی۔

۲۔ اس حدیث کو بیہقی نے طبرانی اوسط کے حوالے سے مجمع الزوائد میں (۶۸/۹) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً حدیث نمبر: ۳۲۰۱۹ پر (۳۵۹/۶) اور امام طبرانی نے مجمع اوسط میں حضرت ابن عباس راوی از حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کی روایت حدیث نمبر: ۶۲۹۷ پر (۲۴۲/۶) نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے مجمع اوسط میں حدیث نمبر: ۶۷۲۶ پر (۱۸/۷)، ابن ابی عاصم نے السنن میں حدیث نمبر: ۱۲۷۳ پر (۵۸۶/۲) اور امام ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں حدیث نمبر: ۴۸۲ پر (۵۱/۷) نقل کیا۔

(۳۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اور تبسم فرمایا، فرمایا اے ابن خطاب کیا آپ جانتے ہیں میں آپ کی جانب دیکھ کر کیوں مسکرایا، عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا، بے شک اللہ ﷻ نے اہل عرفہ پر (اپنے شایان شان) فخر و مباہات فرمایا اور آپ پر خاص طور پر فخر و مباہات فرماتا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

(۳۲) ام المؤمنین سیدہ خفسہ کی باندی (سدیرہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک جس دن سے عمر اسلام لائے ہیں اس دن سے شیطان ان کے سامنے جب بھی آیا، منہ کے بل گر پڑا۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۳) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک رات (خواب میں) میں کنویں سے پانی نکال رہا تھا کہ اچانک میرے پاس کالے اور نیلے رنگ کی بکریاں آئیں، پھر ابو بکر آئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے جبکہ ان کے نکالنے میں ضعف تھا اللہ تعالیٰ ان کے ضعف کو بخشے پھر عمر آئے تو ڈول بڑا ہو گیا تو انہوں نے حوض بھر دیئے، اور وادیاں سیراب کر دیں، میں نے کہنے میں عمر سے زیادہ طاقتور پہلوان نہیں دیکھا پس میں نے کالی بکری سے عرب اور نیالی

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۱۴۳۰ پر (۱۸۲/۱۱) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۷۷۷۳ پر (۳۰۵/۲۳) اور دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۳۶۹۳ پر (۳۸۰/۲) نقل کیا۔

سے عجم تاویل کئے۔^۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے سند صحیح تخریج کیا۔

(۳۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے جبکہ ان پر سفید قمیض تھی، تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عمر! آپ کی قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی ہے، عرض کی، دھلی ہوئی۔ فرمایا، جدید پہنئے، محمود زندگی بسر کیجئے، اور شہادت کے درجہ پر فائز ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے۔^۲ اس حدیث کو یزید نے تخریج کیا۔

(۳۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا، جب تک تم میں یہ (یعنی عمر) موجود ہیں، تمہیں کوئی فتنہ نہیں پہنچ سکتا۔^۳ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۲۳۸۵۲ پر (۲۵۵/۵)، امام طبرانی نے الریاض النضرہ میں حدیث نمبر: ۲۳۰ پر (۳۵۰/۱) اور بیہقی نے مجمع الزوائد میں طبرانی سے نقل کیا۔ اور فرمایا کہ اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کی اسناد حسن ہے (۷۲/۹)۔

۲۔ اس حدیث کو بیہقی نے مجمع الزوائد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بحولہ یزید اور (۷۲/۹) اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر سفید کپڑا دیکھا فرمایا، آپ کی قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی، عرض کی بلکہ نئی ہے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نیا پہنیں، محمود جنس اور یونہی دنیا سے رخصت ہوں۔ اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۳۱۲۷ پر حضرت سالم کی ان کے والد رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سفید قمیض دیکھی تو فرمایا، آپ کی قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی، عرض کی نہیں بلکہ دھلی ہوئی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، نیا پہنئے، محمود زندگی بسر کیجئے اور یونہی دنیا سے رخصت ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ کو بھی یا رسول اللہ.....!! (۲۸۳/۱۲)۔

۳۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۲۰۱۹ پر باب من اسمہ احمد میں نقل کیا۔

(۳۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے عمر سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے شبِ عرفہ (اپنے شایانِ شان) لوگوں پر عمومی فخر و مباہات فرمایا اور عمر پر خاص طور پر فخر و مباہات فرمایا۔ اور بے شک اس نے ہر نبی کو یوں ہی بھیجا ہے کہ اس کی امت میں کوئی ایسا شخص ہوتا ہے جسے الہام ہوتا ہے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ!! انہیں کیسے الہام ہوتا ہے؟ فرمایا، ان کی زبان پر فرشتے بولتے ہیں۔^۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا ہے۔

(۳۷) حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا، یہ مرد باطل کو پسند نہیں کرتے۔^۲ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے تخریج کیا۔

(۳۸) حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ قتلوں کا سید باب کریں گے۔ اور فرمایا، جب تک یہ تمہارے درمیان زعمہ ہیں تمہارے اور قتلوں کے درمیان ایک مضبوط دروازہ قائم رہے گا۔^۳ اس حدیث کو امام طبرانی اور یحییٰ نے تخریج کیا۔

(۳۹) حضرت بھل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۷۲۶ پر (۱۸/۷) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۲۳۳ پر (۲۶۰/۱)، یحییٰ نے طبرانی کے

حوالے سے مجمع الزوائد میں (۱۱۸/۸) اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں (۴۶/۱) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۸۳۲۱ پر (۲۸/۹) نقل کیا۔

میں وصال فرما جاؤں اور ابو بکر، عمر اور عثمان بھی وصال کر جائیں، تو اگر تمہاری استطاعت ہو کہ مرجاؤ، تو مرجانا۔^۱ اس حدیث کو ابو نعیم وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۴۰) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عمار! میرے پاس ابھی جبریل آئے، تو میں نے کہا، اے جبریل، مجھے آسمان میں عمر بن خطاب کے فضائل بیان کیجئے! عرض کی، اے محمد!! اگر میں آپ کی خدمت میں عمر کے فضائل حضرت نوح (عليه السلام) کے (ظاہری طور پر) اپنی قوم میں رہنے کے عرصہ ساڑھے نو سو برس تک بھی بیان کروں (یعنی اتنے برس تک بھی میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں فضائل عمر رضی اللہ عنہ بیان کروں) تو بھی مکمل نہ کر پاؤں گا۔ بے شک عمر تو ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔^۲ اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ اور امام طبرانی نے کبیر اور اوسط میں تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۹۱۸ پر (۸۳/۷) نقل کیا۔
 ۲۔ اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۱۶۰۳ پر (۱۷۹/۳) اور بیہقی نے ابو یعلیٰ و طبرانی کے حوالے سے مجمع الزوائد میں (۶۸/۹) نقل کیا۔

خاتمہ

امام احمد و ابو طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں پر چار باتوں میں (خصوصی) فضیلت حاصل ہے، یوم بدر آپ نے قیدیوں کے قتل کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: (ترجمہ: اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا) (کنز الایمان) [الانفال: ۸/۶۸] اور دوسری فضیلت پردہ کی رائے کے ساتھ کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو پردہ کے بارے میں کہا تو ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا، اے ابن خطاب آپ ہم پر بھی حکم صادر کرتے ہیں حالانکہ وحی ہمارے گھر نازل ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے آیت (حجاب) نازل فرمائی، (ترجمہ: اور جب تم ان سے کوئی برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو) (کنز الایمان) [الاحزاب: ۳۳/۵۳] اور نبی کریم ﷺ کی آپ کے حق میں دُعا، اے اللہ عمر کے ذریعہ اسلام کی تائید فرما، اور چوتھی فضیلت آپ کی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں رائے اور سب سے پہلے ان سے بیعت کرنا۔

اور امام طبرانی نے تخریج کیا کہ حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ

۱۔ اسے بزار نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۴۸۷ پر (۱۵۶/۵) نقل کیا اور بیہقی نے امام احمد، بزار اور طبرانی کے حوالے سے مجمع الزوائد میں باب ماوردی من الفضل من مواقفہ للقرآن و نحو ذلک میں (۶۷/۹) نقل کیا۔

حضرت اُمّ ایمن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن فرمایا، آج کے دن اسلام کمزور ہو گیا۔ اور اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے تخریج کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام فتح تھا، اور آپ کی ہجرت مدد اور آپ کی اُمارت رحمت، اللہ کی قسم ہمیں اس وقت تک بیت اللہ کے پاس نماز پڑھنے کی استطاعت نہ ہوئی کہ جب تک عمر اسلام نہ لے آئے^۱ اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیں استطاعت نہ ہوئی کہ ہم ظاہری طور پر بیت کعبہ (کو منہ کر کے) نماز پڑھیں (جب تک کہ عمر اسلام نہ لائے)^۲۔

۱۔ اس کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۸۸۲۰ پر (۱۶۵/۹) تخریج کیا۔

۲۔ اسے امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر: ۴۴۸۷ پر (۹۰/۳) تخریج کیا اور فرمایا، یہ حدیث صحیح

الاسناد ہے۔ اور امام احمد نے اسے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۴۸۴ پر باب ومن فضائل عمر بن

الخطاب رضی اللہ عنہ میں (۳۳۵/۱) نقل کیا۔ اور طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۸۸۰۶ پر (۱۶۲/۹)

اور بیہقی نے مجمع الزوائد میں طبرانی کے حوالے سے (۶۳-۶۲/۹) نقل کیا۔

نیز آپ ﷺ کے فضائل شمار سے بڑھ کر اور ذکر سے بالاتر ہیں۔ بلاشبہ میرا
 (یعنی امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کا) ارادہ تو یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعہ آپ ﷺ کی
 خدمت سے برکت حاصل کروں اور انہیں فائدہ پہنچاؤں جو آپ ﷺ کے بیشتر
 مناقب سے ناواقف اور اپنے امام ﷺ کے بعض محاسن سے نادان ہے۔
 اور اللہ ہی نیک توفیق عطا فرمانے والا ہے اور اللہ ہی ہمیں کافی اور کیا ہی
 اچھا کارساز۔ اول و آخر ظاہر و باطن تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں۔
 اللہ تعالیٰ اپنے رسول و نبی ہمارے آقا محمد ﷺ اور آپ کی آل و اصحاب اور
 مجتہدین و لشکر پر درود و سلام نازل فرمائے آمین۔ اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو
 تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔

اللہ کی حمد و مدد کے ساتھ کتاب عزیز اختتام کو پہنچی

الرُّؤُوسُ الْإِنْبِقُ فِي فَضْلِ الصِّدِّيقِ كَرَّمَ اللَّهُ

لِلإمام جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر

السيوطي الشافعي (المتوفى ٩١١هـ)

خَرَجَ الْأَحَادِيثُ

أبو الضياء محمد فرحان القادري الرضوي العطاري



یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، آدھ بازار، لاہور

042-7352795 - 7124354



marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل خير هذه الأمة أبا بكر الصديق، ورفع مقامه على كل مقام بزيادة اليقين والتصديق. شيخ الإسلام على التحقيق، أحمدته وهو بكل حمد خالق، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له شهادة توسع على قائلها كل ضيق وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله النبي الرفيق صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه وأزواجه وذريته أولي الرشاد والتوفيق.

أما بعد، فهذا كتاب لقبته (الروض الأنيق في فضل الصديق) أوردت فيه أربعين حديثاً مختصرة سهل حفظها على من أراد ذلك من البررة، وأسأل الله أن ينفعنا بالانتساب إليه ويجمعنا وإياه في دار الزلفاء لديه بمحمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وسلم آمين آمين آمين.

الحديث الأول

عن عائشة [رضي الله عنها] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبي الله والمؤمنون أن يختلفوا عليك يا أبا بكر)).^(١) أخرجه الإمام أحمد.

(١) أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة برقم: ٢٢٦

(٢٠٥/١). وابن سعد في الطبقات الكبرى (١٨٠/٣).

الحديث الثاني

عن أنس [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين، ما خلا النبيين والمرسلين)).^(١) أخرجه الضياء في مختاره، وجمع كثيرون.

الحديث الثالث

عن سعيد بن زيد [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر في الجنة، وعمر في الجنة، وعثمان في الجنة، وعلي في الجنة، وطلحة في الجنة، والزبير في الجنة، وعبد الرحمن بن عوف في الجنة، وسعد بن أبي وقاص في الجنة، وسعيد بن زيد في الجنة، وأبو عبيدة بن الجراح في الجنة)).^(٢) أخرجه الضياء في مختاره، وجمع آخرون.

-
- (١) أخرجه ابن حبان في صحيحه برقم: ٦٩٠٤ عن أبي جحيفة (٣٣٠/١٥). والترمذي في سننه برقم: ٣٦٦٤ في باب مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما. وابن ماجه في سننه برقم: ١٠٠ عن أبي جحيفة في باب في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ وغيرهم.
- (٢) أخرجه ابن حبان في صحيحه برقم: ٧٠٠٢ عن عبد الرحمن بن عوف (٤٦٣/١٥). والترمذي في سننه برقم: ٣٧٤٨ في باب مناقب عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه. وابن ماجه في سننه برقم: ١٣٣ في باب فضائل العشرة المحبة وغيرهم.

الحديث الرابع

عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن أبيه عن جده - وماله غيره - أن رسول الله ﷺ قال: "أبو بكر وعمر مني كمنزلة السمع والبصر من الرأس".^(١) أخرجه البارودي وأبو نعيم وغيرهما.

الحديث الخامس

عن ابن عباس [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: "أبو بكر وعمر من هذا الدين، كمنزلة السمع والبصر من الرأس".^(٢) أخرجه ابن النجار، وأخرجه الخطيب في تاريخه عن جابر.

الحديث السادس

عن جابر [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "أبو بكر الصديق وزيري وخليفتي على أمتي من بعدي، وعمر ينطق على لساني، وعلي ابن عمي وأخي وحامل رايتي، وعثمان مني وأنا من عثمان".^(٣) أخرجه

(١) أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب (٤٠١/١).

(٢) أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخه (٤٥٩/٨).

(٣) أخرجه ابن عدي في الكامل برقم: ١٦١٦ (٨٣/٦). والديلمي في

الفردوس بمأثور الخطاب برقم: ١٧٨٢ (٤٣٧/١). والقزويني في

التدوين في أخبار قزوين (١٦٤/٤). وغيرهم.

الطبراني في الكبير، وابن عدي في الكامل وغيرهما.

الحديث السابع

عن شداد بن أوس [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "أبو بكر أرأف أمي وأرحمها، وعمر خير أمي وأعدلها، وعثمان بن عفان أحب أمي وأكرمها، وعلي بن أبي طالب ألب أمي وأشجعها، وعبد الله بن مسعود أبر أمي وأمنها، وأبو ذر أزهد أمي وأصدقها، وأبو الدرداء أعبد أمي وأتقأها، ومعاوية بن أبي سفيان أحكم أمي وأجودها".^(١) أخرجه ابن عساكر وضعفه، وأخرجه غيره أيضاً.

الحديث الثامن

عن أبي هريرة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "أبو بكر وعمر خير الأولين وخير أهل السموات وخير أهل الأرض، إلا النبيين والمرسلين".^(٢) أخرجه ابن عدي والحاكم في الكنى، والخطيب في

(١) أخرجه علاؤ الدين علي المتقي في كنز العمال برقم: ٢٣٦٧٠ (١١/٧٥٣). وابن عساكر في تاريخه

(٢) أخرجه ابن عدي في الكامل برقم: ٣٦٨ (٢/١٨٠). وابن جوزي في العلل المتناهية برقم: ٣١١ في أحاديث في فضل أبي بكر وعمر رضي الله عنهما (١/١٩٨). والذهبي في ميزان الاعتدال برقم: ١٤٣٧

الحديث التاسع

عن عكرمة بن عمار عن إياس بن سلمة بن الأكوع عن أبيه [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "أبو بكر خير الناس بعدي، إلا أن يكون نبي".^(١) أخرجه ابن عدي والطبراني في الكبير وغيرهما.

الحديث العاشر

عن ابن عباس [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: "أبو بكر صاحبي ومؤنسي في الغار فاعرفوا له ذلك، فلو كنت متخذاً خليلاً لا اتخذت أبا بكر".^(٢) أخرجه عبد الله بن الإمام أحمد في زوائد المسند والديلمي وغيرهما.

الحديث الحادي عشر

عن ابن مسعود رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: "أبو بكر وعمر مني

(٢/١١١). وابن حجر في لسان الميزان برقم: ٣٧٩ (٢/٩٤).

(١) أخرجه ابن عدي في الكامل (٥/٢٧٦). والهيتمي في مجمع الزوائد

(٩/٤٤). والعجلوني في كشف الخفاء برقم: ٥١ (١/٣٢).

(٢) أخرجه الإمام أحمد في فضائل الصحابة برقم: ٦٠٣ (١/٣٩٦). وأبو

نعيم في الحلية (٥/٢٦). والهيتمي في مجمع الزوائد (٩/٤٢).

کعینی فی رأسی، وعثمان بن عفان منی کلسانی فی فمی، وعلي بن
أبي طالب منی کروحی فی جسدی»^(۱)۔ أخرجه ابن النجار۔

الحديث الثاني عشر

عن ابن عباس [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: «أبو بكر
وعمر منی بمنزلة هارون من موسى»^(۲)۔ أخرجه الخطيب في تاريخه
وغیره۔

الحديث الثالث عشر

عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ قال: «أبو بكر منی وأنا
منه، وأبو بكر أخي في الدنيا والآخرة»^(۳)۔ أخرجه الديلمي۔

(۱) أخرجه العلامة علاؤ الدين علي المتقي في كنز العمال
برقم: ۶۲۰۶۲ (۱۱/۶۲۸)۔

(۲) أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخه برقم: ۶۲۵۷ (۱۱/۳۸۴)۔
والذهبي في ميزان الاعتدال برقم: ۶۰۱۵ (۵/۲۰۷)۔ وابن حجر في
لسان الميزان برقم: ۷۷ (۲/۲۳)۔ وابن عدي في الكامل
برقم: ۱۲۵۴ (۵/۷۵)۔

(۳) أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب برقم: ۱۷۸۰ (۱/۴۳۷)۔

الحديث الرابع عشر

عن أبي هريرة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "أبو بكر وعمر خير أهل السموات وأهل الأرض، وخير من بقي إلى يوم القيامة".^(۱) أخرجه الديلمي.

الحديث الخامس عشر

عن عائشة [رضي الله عنها] أن رسول الله ﷺ قال: "أبو بكر عتيق الله من النار".^(۲) أخرجه أبو نعيم في المعرفة.

الحديث السادس عشر

عن أنس [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "أبو بكر وزير يقوم مقامي، وعمر ينطق بلساني، وأنا من عثمان وعثمان مني، كأني بك يا أبا بكر تشفع لأمتي".^(۳) أخرجه ابن النجار. ووصف عمر بما ذكر لأنه من

(۱) أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب برقم: ۱۷۸۳ (۴۳۸/۱). والخطيب البغدادي في تاريخه (۲۵۲/۵).

(۲) أخرج الترمذي في سننه برقم: ۳۶۷۹ عن عائشة أن أبا بكر ﷺ دخل على النبي ﷺ فقال: "أنت عتيق الله من النار". فيومئذ سمي عتيقاً. وأخرج المزي في تهذيب الكمال بلفظه (۲۸۴/۱۵).

(۳) أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب برقم: ۱۷۸۲

المحدثين الذين تنطق الملائكة على ألسنتهم فاعلم.

الحديث السابع عشر

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: "أتاني جبريل فأخذ بيدي فأراني باب الجنة الذي يدخل منه أمتي". قال أبو بكر: وددت أني كنت معك حتى أنظر إليه، قال: "أما إنك يا أبا بكر أول من يدخل الجنة من أمتي".^(۱) أخرجه أبو داود وغيره، وصححه الحاكم من طريق آخر.

الحديث الثامن عشر

عن علي رضي الله عنه [أن رسول الله ﷺ قال: "أتاني جبريل فقلت: من يهاجر معي قال: أبو بكر، وهو يلي أمتك بعدك، وهو أفضل أمتك".^(۲) أخرجه الديلمي.

(۱/۴۳۷).

(۱) أخرجه أبو داود في سننه برقم: ۴۶۵۲ في باب في الخلفاء. والإمام أحمد في فضائل الصحابة برقم: ۲۵۸ (۱/۲۲۱).

(۲) أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب برقم: ۱۶۳۱ (۱/۴۰۴).

الحديث التاسع عشر

عن ابن عمر [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: "أتاني جبريل فقال لي: يا محمد إن الله يأمرك أن تستشير أبا بكر".^(۱)
أخرجه تمام.

الحديث العشرون

عن أبي الدرداء [رضي الله عنه] قال: رأى النبي ﷺ رجلاً مشى أمام أبي بكر فقال له: "أتمشي أمام من هو خير منك، إن أبا بكر خير من طلعت عليه الشمس وغربت".^(۲) وأخرج الحديث أبو نعيم في "فضائل الصحابة" ولفظه: "أتمشي أمام من هو خير منك ألم تعلم أن الشمس لم تشرق أو تغب على أحد خير من أبي بكر، ما طلعت الشمس ولا

(۱) أخرجه الإمام الطبري في الرياض النضرة في ذكر اختصاصه بأمر الله تعالى نبيه ﷺ بمشاورته.

(۲) أخرجه بلفظه ابن سهل الواسطي في تاريخ واسط في باب محمد بن عبد الخالق العطار (۲۴۸/۱). وأخرج أبو نعيم في الحلية بلفظ: عن أبي الدرداء قال: رأي النبي ﷺ وأنا أمشي أمام أبي بكر فقال: "أتمشي أمام أبي بكر، ما طلعت الشمس ولا غربت بعد النبيين والمرسلين على أحد أفضل من أبي بكر".

غربت بعد النبيين والمرسلين على أجد أفضل من أبي بكر^(۱).

الحديث الحادي والعشرون

عن أبي أمامة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "أتيت بكفة ميزان فوُضعتُ فيها وجيء بأمي فوُضعتُ في الكفة الأخرى، فرجحتُ بأمي. ثم رُفعتُ وجيء بأبي بكر فوُضِع في كفة الميزان فرجع بأمي. ثم رُفِع أبو بكر وجيء بعمر بن الخطاب فوُضِع في كفة الميزان فرجع بأمي، ثم رفع الميزان إلى السماء وأنا أنظر إليه".^(۲) أخرجه أبو نعيم في الفضائل.

الحديث الثاني والعشرون

عن عمرو بن العاص [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "أحب النساء إليَّ عائشة، ومن الرجال أبوها".^(۳) أخرجه الشيخان.

- (۱) أخرج بلفظيه عيثمة بن سليمان في من حديث عيثمة (۱/۱۲۳).
- (۲) أخرجه باختصار الإمام ابن أبي شيبة في المصنف برقم: ۳۱۹۶۰ (۶/۳۵۲). والإمام ابن أبي عاصم في السنة برقم: ۱۱۲۸ (۲/۵۳۹). والإمام الطبري في الرياض النضرة عن ابن عمر رضي الله عنهما في ذكر رجحان كل واحد منهم بجميع الأمة (۱/۲۷۰).
- (۳) أخرجه البخاري في الصحيح برقم: ۴۳۵۸ في كتاب (۶۴) المغازي وباب (۶۵) غزوة ذات السلاسل بلفظ: أن رسول الله ﷺ بعث

الحديث الثالث والعشرون

عن ابن عمر [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: "أحشر أنا وأبو بكر وعمر يوم القيامة هذا - وأخرج السبابة والوسطى والبنصر - ونحن مشرفون على الناس".^(۱) أخرجه الترمذي الحكيم.

الحديث الرابع والعشرون

عنه أن رسول الله ﷺ قال: "أحشر يوم القيامة بين أبي بكر وعمر حتى أفق بين الحرمين، فيأتيني أهل المدينة وأهل مكة".^(۲) أخرجه ابن عساكر.

عمرو بن العاص على جيش ذات السلاسل، قال: فأتيته فقلت: أي الناس أحب إليك؟ قال: "عائشة". قلت: من الرجال؟ قال: "أبوها". قلت: ثم من؟ قال: "عمر". فعدّ رجالاً، فسكتُ مخافة أن يجعلني في آخرهم.

(۱) أخرجه الترمذي الحكيم في نوادر الأصول في أحاديث الرسول (۱۴۲/۳).

(۲) أخرجه الذهبي في ميزان الاعتدال في نقد الرجال بلفظ: "أحشر يوم القيامة بين أبي بكر وعمر حتى صليت بين الحرمين فيأتيني أهل مكة والمدينة". (۵۷/۴).

الحديث الخامس والعشرون

عن عائشة [رضي الله عنها] أن رسول الله ﷺ قال: "ادعي أبا بكر أباك وأخاك حتى أكتب كتاباً، فإني أخاف أن يتمنى متمن ويقول قائل: أنا أولى، ويأبى الله والمؤمنون إلا أبا بكر".^(۱) أخرجه الإمام أحمد ومسلم.

الحديث السادس والعشرون

عن حذيفة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "اقتلوا بالذین من بعدي: أبي بكر وعمر".^(۲) أخرجه الترمذي وحسنه.

الحديث السابع والعشرون

عن أبي الدرداء [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "اقتلوا بالذین من

(۱) أخرجه ابن حبان في صحيحه برقم: ۶۵۹۸ في ذكر ﷺ إلى ما أشار به في أبي بكر ﷺ (۵۶۴/۱۴). والإمام مسلم في الصحيح برقم: ۲۳۸۷ في كتاب فضائل الصحابة ﷺ.

(۲) أخرجه ابن ماجه في سننه في المقدمة برقم: ۹۷ في باب فضائل أصحاب رسول الله ﷺ. والترمذي في سننه برقم: ۳۶۶۲ في كتاب (۵۰) المناقب وباب (۱۶) في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما.

بعدي: أبي بكر وعمر، فإنهما حبل الله الممدود من تمسك بهما فقد تمسك بالعروة الوثقى التي لا انفصام لها^(۱) أخرجه الطبراني في الكبير.

الحديث الثامن والعشرون

عن سهل بن أبي حشمة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "إذا أنا مت وأبو بكر وعمر، فإن استطعت أن تموت فمت"^(۲) أخرجه أبو نعيم في الحلية وابن عساكر.

الحديث التاسع والعشرون

عن سمرة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "أمرت أن أولي الرؤيا أبا بكر"^(۳) أخرجه الديلمي. وكان أعبر أصحاب رسول الله ﷺ للرؤيا الصديق كرم الله وجهه ورضي عنه.

الحديث الثلاثون

عن جابر [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "إن الله اختار أصحابي على جميع العالمين سوى النبيين والمرسلين، واختار لي من أصحابي أربعة

(۱) أخرجه الطبري في الرياض النضرة برقم: ۲۲۵ (۱/۳۴۸). والطبراني في مسند الشاميين برقم: ۹۱۳ (۲/۵۷).

(۲) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط برقم: ۶۹۱۸ (۷/۸۳).

(۳) أخرجه الإمام أحمد في فضائل الصحابة برقم: ۶۲۳ (۱/۴۰۴).

فجعلهم خير أصحابي وفي كل أصحابي خير: أبو بكر وعمر وعثمان وعلي. واختار أمي على سائر الأمم فبعثني في خير قرن ثم الثاني ثم الثالث ترى ثم الرابع فرادى^(۱). أخرجه أبو النعيم والخطيب وقال غريب وابن عساكر.

الحديث الحادي والثلاثون

عن ابن عمر [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: "إن الله أمرني بحب أربعة من أصحابي وقال أحبهم: أبو بكر وعمر وعثمان وعلي".^(۱) أخرجه ابن عساكر وغيره.

(۱) أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخه برقم: ۱۲۰۴ (۱۶۲/۳). وفي موضع أوهام الجمع والتفريق برقم: ۳۵۶ (۳۱۲/۲). وفي رواية الطبري في صريح السنة أنه ﷺ قال: واختار من أمي أربعة قرون من بعد أصحابي؛ القرن الأول والثاني والثالث ترى والقرن الرابع فرادى. (۲۳/۱). وأخرجه الصنف في الخصائص الكبرى في باب اختصاصه ﷺ على جميع العالمين سوى النبيين عنه بلفظ: واختار من أمي أربعة قرون: القرن الأول والثاني والثالث ترى والقرن الرابع فرداً (۳۵۰/۲).

(۲) أخرجه الذهبي في ميزان الاعتدال في نقد الرجال (۳۰۸/۳). وابن عدي في الكامل برقم: ۷۵۸ (۲۸۹/۳).

الحديث الثاني والثلاثون

عن ابن عباس [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: **«إن الله أيدني بأربعة وزراء: اثنين من أهل السماء جبريل وميكائيل، واثنين من أهل الأرض أبي بكر وعمر»**.^(۱) أخرجه الخطيب وابن عساكر والطبراني في معجمه الكبير.

الحديث الثالث والثلاثون

عن أبي سعيد [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: **«إن الله خير عبداً بين الدنيا وبين ما عنده، فاختار ذلك العبد ما عند الله»**. فبكى أبو بكر، فقال: **«يا أبا بكر لا تبك إن أمن الناس عليّ في صحبته وماله أبو بكر، ولو كنت متخذاً خليلاً غير ربي لاتخذت أبا بكر خليلاً، ولكن أخوة الإسلام ومودته، لا يبقين في المسجد باب إلا سد، إلا باب أبي بكر»**.^(۲) أخرجه مسلم وغيره.

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير برقم: ۱۱۴۲۲ (۱۱/۴۷۹).

(۲) أخرجه البخاري باختلاف الألفاظ في الصحيح برقم: ۳۴۵۴ في باب

قول النبي ﷺ: **«سدوا الأبواب»** إلخ. وابن حبان في الصحيح

(باختلاف الألفاظ ومعناه) برقم: ۶۵۹۴ (۱۴/۵۵۸). وأخرج

مسلم في الصحيح برقم: ۲۳۸۱ في كتاب فضائل الصحابة

وباب من فضائل أبي بكر الصديق

الحديث الرابع والثلاثون

عن معاذ [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "إن الله تعالى يكره في السماء أن يخطأ أبو بكر الصديق".^(۱) أخرجه الحارث بن أبي أسامة.

الحديث الخامس والثلاثون

عن أنس [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "إني لأرجو لأمتي بحب أبي بكر وعمر كما أرجو لهم بقول لا إله إلا الله".^(۲) أخرجه الديلمي.

الحديث السادس والثلاثون

عن سمرة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "إن أبا بكر يؤول الرؤيا، وإن الرؤيا الصالحة حظ من النبوة".^(۳) أخرجه الطبراني في الكبير.

الحديث السابع والثلاثون

عن أنس [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "أرأف أمتي أبو بكر، وأشدهم في دين الله عسراً، وأصدقهم حياء عثمان، وأقضاهم على بن أبي

(۱) أخرجه الإمام أحمد في فضائل الصحابة برقم: ۶۵۹ (۱/۴۲۱).

والطبراني في المعجم الكبير برقم: ۱۲۴ (۲۰/۶۷). وغيرهما

(۲) أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب برقم: ۱۶۷ (۱/۵۹).

(۳) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير برقم: ۷۰۵۷ (۷/۲۶۰).

طالب، وأعرضهم زيد بن ثابت، وأقرأهم لكتاب الله أبي بن كعب، وأعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل، ألا وإن لكل أمة أمين وأمين هذه الأمة أبو عبيدة بن الجراح»^(١) أخرجه ابن عساكر وغيره.

الحديث الثامن والثلاثون

عن ابن مسعود [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: «إن لكل نبي خاصة من أصحابه، وإن خاصتي من أصحابي أبو بكر وعمر»^(٢) أخرجه الطبراني في الكبير.

الحديث التاسع والثلاثون

عن ابن عمر [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: «أنا أول من تنشق عنه الأرض، ثم أبو بكر وعمر، فنحشر فنذهب إلى البقيع فيحشرون معي، ثم أنتظر أهل مكة فيحشرون معي وتُبْعَث بين الحرمين»^(٣) أخرجه الترمذي وقال حسن غريب.

(١) أخرج باختلاف الألفاظ البيهقي في سننه الكبرى برقم: ١١٩٦٧

(٢) (٢١٠/٦). وأبو يعلى في مسنده برقم: ٥٧٦٣ (١٤١/١٠).

(٣) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير برقم: ١٠٠٠٨ (٧٧/١٠).

والديلمي في الفردوس برقم: ٥٠٠٥ (٣٣٤/٣). وغيرهما

(٣) أخرجه ابن حبان في الصحيح برقم: ٦٨٩٩ (٣٢٤/١٥). والحاكم

الحديث الأربعون

عن أنس [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال لحسان: "هل قلت في أبي بكر شيئاً؟" قال: نعم، قال: "قل! وأنا أسمع" فقلت:

وَتَانِي اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمَتِيفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَاعَدَ الْجَبَلَ
وَكَانَ حُبًّا رَسُولِ اللَّهِ قَدْ عَلِمُوا مِنْ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلًا
فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: "صَلِّتْ يَا
حَسَّانُ هُوَ كَمَا قُلْتَ".^(۱) أَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِي وَابْنُ عَسَاكَرٍ.

واعلم أن هذا الباب فيه أحاديث كثيرة جداً، لكن هذه
عجالة لمن أحب الوقوف على ذلك، والحمد لله الملك المالك أولاً
وآخرأ وباطناً وظاهراً، وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله
وصحبه وأزواجه وذريته وسلم تسليماً كثيراً دائماً أبداً سرمداً إلى يوم
الدين، وحسبنا الله ثم الحمد لله والصلاة على رسوله.
تم الكتاب بعون الملك الوهاب

في المستلوك وصححه برقم: ۳۷۳۲ (۵۰۵/۲). والترمذي في سننه

برقم: ۳۶۹۲ في باب في مناقب عمر بن خطاب رضي الله عنه.

(۱) أخرجه ابن عدي في الكامل برقم: ۳۵۰ في من اسمه الجراح

(۱۶۰/۲). وابن سعد في الطبقات الكبرى (۱۷۴/۳).

الْعُرَى فِي فَوَصَائِلِ عَمِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

للإمام جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر

السيوطي الشافعي (توفي ٩١١ هـ)

خَرَجَ الأحاديث

أبو الضياء محمد فرحان القاسري الرضوي العطاسي

بسم الله الرحمن الرحيم

وبه نستعين على القوم الكافرين

الحمد لله الذي شرف مقدار من أراد من العباد، وأشهد أن لا إله إلا الله المالك للإشقاء والإسعاد، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله من قام بسبيل الرشاد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه الأئمة الأجداد.

وبعد فهذا كتاب لقبة الفرر في فضائل عمر [رضي الله عنه]، أودعته أربعين حديثاً معزوة لمخرجيها، متبعة ببيان غريب ألفاظها ومشكل ما فيها، والله أسأل أن ينفع بها آمين.

الحديث الأول

عن علي كرم الله وجهه أن رسول الله ﷺ قال: "أبو بكر وعمر سيّدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين، ما خلا النبيين والمرسلين".^(١) حديث صحيح أخرجه الإمام أحمد وغيره.

(١) أخرجه ابن حبان في صحيحه برقم: ٦٩٠٤ عن أبي جحيفة (٣٣٠/١٥). والترمذي في سننه برقم: ٣٦٦٤ في باب مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما. وابن ماجه في سننه برقم: ١٠٠ عن أبي جحيفة في باب في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ وغيرهم.

الحديث الثاني

عن سعيد بن زيد أن رسول الله ﷺ قال: «أبو بكر في الجنة، وعمر في الجنة، وعثمان في الجنة، وعلي في الجنة، وطلحة في الجنة، والزبير في الجنة، وعبد الرحمن بن عوف في الجنة، وسعد بن أبي وقاص في الجنة، وسعيد بن زيد في الجنة، وأبو عبيدة بن الجراح في الجنة»^(١). حديث صحيح رواه الإمام أحمد وغيره.

الحديث الثالث

عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن أبيه، عن جده -وما له غيره- أن رسول الله ﷺ قال: «أبو بكر وعمر مني كمنزلة السمع والبصر»^(٢). أخرجه أبو يعلى وغيره.

(١) أخرجه ابن حبان في صحيحه برقم: ٧٠٠٢ عن عبد الرحمن بن عوف (٤٦٣/١٥). والترمذي في سننه برقم: ٣٧٤٨ في باب مناقب عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه. وابن ماجه في سننه برقم: ١٣٣ في باب فضائل العشرة رضي الله عنهم. وغيرهم.

(٢) أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب (٤٠١/١).

الحديث الرابع

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر من هذا الدين كمنزلة السمع والبصر من الرأس))^(۱).
أخرجه ابن النجار، وأخرجه الخطيب عن جابر أيضاً.

الحديث الخامس

عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وزير يقوم مقامي وعمر ينطق على لساني، وأنا من عثمان وعثمان مني، كاني بك يا أبا بكر تشفع لأمني))^(۲). أخرجه ابن النجار.

الحديث السادس

عن ابن مسعود رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر مني كعيني في رأسي، وعثمان بن عفان مني كلساني في فمي، وعلي

(۱) أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخه (۴۵۹/۸).

(۲) أخرجه ابن عدي في الكامل برقم: ۱۶۱۶ (۸۳/۶). والديلمي في

الفردوس بمأثور الخطاب برقم: ۱۷۸۲ (۴۳۷/۱). والقزويني في

التدوين في أخبار قزوين (۱۶۴/۴). وغيرهم.

بن أبي طالب مني كروحي في جسدي^(۱). أخرجه ابن النجار.

الحديث السابع

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ^(۱) «أبو بكر وعمر مني بمنزلة هارون من موسى^(۲)». أخرجه الخطيب في تاريخه.

الحديث الثامن

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ^(۱) «أبو بكر وعمر خير أهل السموات والأرض، وخير من بقي إلى يوم القيامة^(۲)». أخرجه الديلمي في مسند الفردوس.

(۱) أخرجه العلامة علاؤ الدين علي المتقي في كنز العمال
برقم: ۳۳۰۶۲ (۱۱/۶۲۸).

(۲) أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخه برقم: ۶۲۵۷ (۱۱/۳۸۴).
والذهبي في ميزان الاعتدال برقم: ۶۰۱۵ (۵/۲۰۷). وابن حجر في
لسان الميزان برقم: ۷۷ (۲/۲۳). وابن عدي في الكامل
برقم: ۱۲۵۴ (۵/۷۵).

(۳) أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب برقم: ۱۷۸ (۱/۴۳۷).

الحديث التاسع

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: «عمر بن الخطاب سراج أهل الجنة»^(۱) أخرجه أبو نعيم في فضائل الصحابة وغيره.

الحديث العاشر

عن ابن عباس عن أخيه الفضل أن رسول الله ﷺ قال: «عمر مني وأنا من عمر، والحق بعدي مع عمر حيث كان»^(۲) رواه الطبراني في معجمه الكبير وغيره.

الحديث الحادي عشر

عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال: «إن الله جعل الحق على

-
- (۱) أخرجه ابن عدي في الكامل (۱۹۰/۴). والخطيب البغدادي في تاريخه برقم: ۶۴۲۶ (۴۹/۱۲). وأبو نعيم في حلية الأولياء (۳۳۳/۶).
والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب برقم: ۴۱۴۶ (۵۵/۳). والهيتمي في مجمع الزوائد في باب عمر سراج أهل الجنة (۷۴/۹).
(۲) أخرجه ابن عدي في الكامل (۱۵۰/۴). والذهبي في ميزان الاعتدال في نقد الرجال (۱۷۲/۴).

لسان عمر وقلبه^(۱)۔ حدیث صحیح أخرجه الترمذی وغیره۔

الحديث الثاني عشر

عن أيوب بن موسى أن رسول الله ﷺ قال: "إن الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه، وهو الفاروق فرّق الله به بين الحق والباطل^(۲)۔" أخرجه ابن سعد هكذا مرسلًا۔

الحديث الثالث عشر

عن بلال ؓ أن رسول الله ﷺ قال: "إن الله جعل الحق في قلب عمر وعلى لسانه^(۳)۔" أخرجه ابن عساکر۔

الحديث الرابع عشر

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ ضرب صدر

(۱) أخرجه الترمذی فی مسته برقم: ۳۶۸۲ فی باب فی مناقب عمر بن

الخطاب ؓ (۶۱۷/۵)۔ وابن حبان فی صحیحہ برقم: ۶۸۸۹ فی

ذكر إثبات الله جل وعلا الحق على قلب عمر ولسانه (۳۱۲/۱۵)۔

والإمام ابن أبي شيبة في مصنفه برقم: ۳۱۹۸۶ (۳۵۵/۶)۔

(۲) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى (۲۷۰/۳)۔

(۳) أخرجه أبو سعيد الشاشي في مسند الشاشي (۳۷۷/۲)۔

عمر بيده حين أسلم وقال: «اللهم أخرج ما في صدر عمر من غل وداء، وأبدله إيماناً - ثلاثاً -»^(۱)

الحديث الخامس عشر

عن علي كرم الله وجهه أن رسول الله ﷺ قال: «خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر»^(۲) أخرجه ابن عساكر.

الحديث السادس عشر

وعنه قال ﷺ: «خير أمتي بعدي أبو بكر وعمر»^(۳) أخرجه ابن عساكر أيضاً عن علي والزبير معاً.

(۱) حديث صحيح أخرجه الحاكم في المستدرک برقم: ۴۴۹۲ (۳/۹۱). والطبراني في المعجم الأوسط برقم: ۱۰۹۶ (۲/۲۰). والمزي في تهذيب الكمال (۲۱/۳۲۴).

(۲) أخرجه الإمام عبد الرزاق في مصنفه (۳/۴۴۸). والإمام أحمد في المسند برقم: ۹۳۲ (۱/۱۱۵). والطبراني في المعجم الأوسط برقم: ۹۹۲ (۱/۲۹۸).

(۳) أخرجه الإمام أبو جعفر الطبري في الرياض النضرة برقم: ۱۷۵ عن أنس رضي الله عنه مرفوعاً بلفظ: «خير أمتي بعدي أبو بكر وعمر» الحديث. (۱/۳۲۰).

الحديث السابع عشر

عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: "دخلت الجنة فإذا أنا بقصر من ذهب، فقلت: لمن هذا القصر؟ فقالوا: لشاب من قريش، فظننت أني هو، قلت: ومن هو؟ قالوا: عمر بن الخطاب، فلولا ما علمت من غيرتك لدخلته".^(۱) حديث صحيح أخرجه الإمام أحمد وغيره.

الحديث الثامن عشر

عن سالم عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال: "رأيت في المنام أني أنزع بدلو بكرة على قلب، فجاء أبو بكر فنزع دلواً أو دلوين وفي نزعهم ضعف والله يغفر له، ثم أخذ عمر فاستحالت بيده غرباً فلم أر

(۱) أخرجه البخاري في صحيحه برقم: ۷۰۲۴ في كتاب (۹۲) التعبير وباب (۳۱) القصر في المنام أنه ﷺ قال: "دخلت الجنة، فإذا أنا بقصر من ذهب، فقلت: لمن هذا؟ فقالوا: لرجل من قريش، فما منعي أن أدخله يا ابن الخطاب، إلا ما أعلم من غيرتك". قال: وعليك أغار يا رسول الله؟ وابن حبان في صحيحه برقم: ۵۴ في ذكر قصر عمر بن الخطاب عليه السلام في الجنة إلخ (۱/۲۵۰). والإمام أحمد في المسند برقم: ۱۲۰۶۵ (۱۰۷/۳).

عبقرياً في الناس يفري فريه، حتى ضرب الناس بعطن^(۱)۔ (۱) حديث صحيح أخرجه البخاري وغيره۔

الغرب: بفتح الغين المعجمة وسكون الراء: الدلو الكبير۔
والعقري: بفتح العين المهملة وسكون الموحدة وفتح القاف وكسر الراء: الرجل الشديد۔ ويفري: بسكون الفاء: ينزع۔

الحديث التاسع عشر

عن سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "رَأَيْتُ كَانَ دُلُوءاً دَلَيْتُ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعِرَاقِيهَا فَشَرِبَ شَرْباً ضَعِيفاً، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعِرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عِثْمَانُ فَأَخَذَ بِعِرَاقِيهَا حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعِرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا"۔ (۲) أخرجه الإمام أحمد وغيره۔

(۱) أخرجه البخاري في صحيحه برقم: ۳۶۸۲ في كتاب (۶۲) فضائل أصحاب النبي ﷺ وباب (۶) مناقب عمر بن الخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ومسلم في صحيحه برقم: ۱۹- (۲۳۹۳) في كتاب (۴۴) فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم وباب (۲) من فضائل عمر رضي الله تعالى عنه۔

(۲) أخرجه الإمام أحمد في المسند (۲۱/۵). والإمام البخاري في التاريخ الكبير برقم: ۸۷۰ (۲۶۹/۵). والطبراني في المعجم الكبير

الحديث العشرون

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: "رأيت في النوم أني أعطيت عساً مملوءاً لبناً فشربت منه حتى تملأت حتى رأيت يجرى في عروقي بين الجلد واللحم ففضلت فضلة فأعطيتها عمر بن الخطاب" فأولوها قالوا: يا نبي الله هذا علم أعطاك الله فملأت منه، وفضلت فضلة فأعطيتها عمر بن الخطاب، فقال: "أصبتم".^(۱) حديث صحيح أخرجه الحاكم وغيره.

الحديث الحادي والعشرون

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: "رأيت قبيل الفجر كأنني أعطيت المقاليد والموازين، فأما المقاليد فهذه المفاتيح، وأما الموازين فهذه التي يوزن بها فوضعت في كفة ووضعت أمتي في كفة فوزنت بهم فرجحت، ثم جيء بأبي بكر فوزن، فوزن بهم، ثم جيء بعمر فوزن، فوزن بهم، ثم جيء بعثمان فوزن، فوزن بهم، ثم

برقم: ٦٩٦٥ (٢٣١/٧).

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرک علی الصحیحین برقم: ٤٤٩٦.

(۲/۹۲). والإمام أحمد في فضائل الصحابة برقم: ٣١٩ (٢٥٣/١).

والطبراني في المعجم الكبير برقم: ١٣١٥٥ (٢٩٣/١٢).

رفعت^(۱) أخرجه الإمام أحمد.

الحديث الثاني والعشرون

وعنه رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: "رضي الله عن عمر، ورضي عمر رضي الله". أخرجه الحاكم في تاريخه.

الحديث الثالث والعشرون

عن ابن مسعود رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: "اللهم أعز الإسلام بعمر بن الخطاب أو بأبي جهل بن هشام" فجعل الله دعوة رسوله لعمر بن الخطاب فبني به الإسلام وهدم به الأديان^(۲). أخرجه الطبراني في معجمه الكبير بسند صحيح.

الحديث الرابع والعشرون

عن أبي بكر الصديق كرم الله وجهه ورضي عنه أن رسول

(۱) أخرجه الإمام أحمد في المسند برقم: ۵۴۶۹ (۷۶/۲). والإمام ابن أبي شبة في المصنف برقم: ۳۱۹۶۰ (۳۵۲/۶). وعبد بن حميد في مسنده برقم: ۸۵۰ (۲۶۷/۱).

(۲) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير برقم: ۱۰۳۱۴ (۱۵۹/۱۰). وفيه: فبني عليه الإسلام وهدم به الأوثان.

اللہ ﷺ قال: "اللهم اشدد الإسلام بعمر بن الخطاب".^(١) أخرجه الطبراني في الأوسط.

الحديث الخامس والعشرون

عن أنس بن مالك [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ دعا عشية الخميس فقال: "اللهم أعز الإسلام بعمر بن الخطاب أو بعمر بن هشام" فأصبح عمر يوم الجمعة فأسلم.^(٢) أخرجه الطبراني في الأوسط أيضاً.

الحديث السادس والعشرون

عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ قال: "ما كان من نبي إلا في أمته معلم أو معلمان، وإن يكن في أمتي منهم فهو عمر بن الخطاب، إن الحق على لسان عمر وقلبه".^(٣) أخرجه الطبراني فيه

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط برقم: ٦٤٥٣ (٦/٢٩٤).

والهيثمي في مجمع الزوائد (٦٢/٩).

(٢) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط برقم: ١٨٦٠ (٢/٢٤٠).

(٣) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط برقم: ٩١٣٧ (٩/٦٦). وابن

سعد في الطبقات الكبرى (٢/٣٣٥). وابن أبي عاصم في السنة

أيضاً. المُعَلِّمُ بفتح اللام: الملهم.

الحديث السابع والعشرون

عن عصمة [رضي الله عنها] أن رسول الله ﷺ قال: "لو كان بعدي نبي لكان عمر".^(۱) أخرجه الطبراني.

الحديث الثامن والعشرون

عن أبي سعيد الخدري [رضي الله عنه] قال: قال رسول الله ﷺ: "لو كان الله باعثاً رسولاً بعدي، لبعث عمر بن الخطاب".^(۱) أخرجه الطبراني.

برقم: ۱۲۶۲ (۵۸۳/۲).

(۱) أخرجه الترمذي في سننه عن عتبة بن عامر رضي الله عنه مرفوعاً برقم: ۳۶۸۶ (۶۱۹/۵). والحاكم في المستدرک عنه رضي الله عنه برقم: ۴۴۹۵ وقال: حديث صحيح الإسناد (۹۲/۳). والطبراني في المعجم الكبير عنه برقم: ۸۲۲ (۲۹۸/۱۷). والمبني في مجمع الزوائد عن عصمة (۶۸/۹).

(۲) أخرجه المبني في مجمع الزوائد نقلاً عن الأوسط للطبراني (۶۸/۹).

الحديث التاسع والعشرون

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: "أتاني جبريل عليه السلام فقال: أقرئ عمر السلام وقل له: إن رضاه حكم، وإن غضبه عز".^(۱) أخرجه الطبراني.

الحديث الثلاثون

عن أبي هريرة [رضي الله عنه] عن رسول الله ﷺ: "إن الله ﷻ باهى ملائكته بعبده عتبة عرفة عامة، وباهى بعمر بن الخطاب".^(۲) أخرجه الطبراني.

الحديث الحادي والثلاثون

عن ابن عباس [رضي الله عنهما] قال: نظر رسول الله ﷺ

(۱) أخرجه الإمام ابن أبي شيبة في المصنف عن سعيد بن جبير مرفوعاً

برقم: ۳۲۰۱۹ (۳۵۹/۶). والطبراني في المعجم الأوسط عن ابن

عباس عن سعيد بن جبير رضي الله عنه برقم: ۶۲۹۷ (۲۴۲/۶).

(۲) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط برقم: ۶۷۲۶ (۱۸/۷). وابن أبي

عاصم في السنة برقم: ۱۲۷۳ (۵۸۶/۲). وابن حجر العسقلاني في

لسان الميزان برقم: ۴۸۲ (۵۱/۷).

ذات يوم إلى عمر وتبسم إليه، فقال: "يا ابن الخطاب أتدري بما تبسمت إليك؟" قال: الله ورسوله أعلم. قال: "إن الله ﷻ باهى بأهل عرفة، وباهى بك خاصة".^(۱) أخرجه الطبراني.

الحديث الثاني والثلاثون

عن مولاة حفصة^(۲) [رضي الله عنهما] قالت: قال رسول الله ﷺ: "إن الشيطان لم يلق عمر منذ أسلم إلا خر لوجهه".^(۳) أخرجه الطبراني في الكبير وحسن بعضهم منده.

الحديث الثالث والثلاثون

عن أبي الطفيل [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "بينا أنا أنزع الليلة إذ وردت عليّ غنم سود وعفر، فحاء أبو بكر فنزع ذنوباً أو ذنوبين، وفي نزع ضعف والله يغفر له، فحاء عمر فاستحالت غرباً فملأ الحياض وأروى الأودية فلم أر عبقرياً أحسن نزعاً من عمر، فأولت

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير برقم: ۱۱۴۳۰ (۱۱/۱۸۲).

(۲) اسمها: سديسة

(۳) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير برقم: ۷۷۴ (۲۴/۳۰۵). والديلمي

في الفردوس مجاور الخطاب برقم: ۳۶۹۳ (۲/۳۸۰).

السود: العرب، والعفر: المعجم^(١). أخرجه الطبراني بسند صحيح.

الحديث الرابع والثلاثون

عن جابر بن عبد الله [رضي الله عنه] قال: كنا جلوساً عند رسول الله ﷺ فأقبل عمر بن الخطاب رضي الله عنه وعليه قميص أبيض، فقال له رسول الله ﷺ: "يا عمر أجد يد قميصك هذا أم غسيل؟" فقال: غسيل، فقال: "البس جديداً وعش حميداً ومت شهيداً يعطيك الله قرّة عين في الدنيا والآخرة".^(٢) أخرجه البزار.

(١) أخرجه الإمام أحمد في المسند برقم: ٢٣٨٥٢ (٤٥٥/٥). والطبري في الرياض النضرة برقم: ٢٣٠ (٣٥٠/١). والمهشمي في مجمع الزوائد نقلاً عن الطبراني، وقال: رواه الطبراني وإسناده حسن (٧٢/٩).

(٢) أخرجه المهشمي في مجمع الزوائد عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه نقلاً عن البزار (٧٤/٩). وأخرج عن ابن عمر رضي الله عنهما ابن حبان في صحيحه برقم: ٦٨٩٧ بلفظ: رأى النبي ﷺ على عمر بن الخطاب ثوباً أبيض فقال: "أجد يد قميصك أم غسيل؟" فقال: بل جديد. فقال النبي ﷺ: "البس جديداً، وعش حميداً، ومت كلاهما" (٣٢٠/١٥). وأخرج الطبراني في المعجم الكبير برقم: ١٣١٢٧ عن

الحديث الخامس والثلاثون

عن أبي ذر [رضي الله عنه] في حديث أن رسول الله ﷺ رأى عمر فقال: "لا تصينكم فتنة ما دام هذا فيكم".^(۱) أخرجه الطبراني.

الحديث السادس والثلاثون

عن أبي سعيد الخدري [رضي الله عنه] قال: قال رسول الله ﷺ: "من أبغض عمر فقد أبغضني، ومن أحب عمر فقد أحبني، وإن الله باهى بالناس عشية عرفة عامة، وباهى بعمر خاصة، وإنه لم يعث الله نبياً إلا كان في أمته محدث، وإن يكن في أمتي منهم أحد فهو عمر". قالوا: يا رسول الله كيف يحدث؟ قال: "تتكلم الملائكة على لسانه".^(۲) أخرجه الطبراني.

سالم عن أبيه، أن النبي ﷺ رأى على عمر [رضي الله عنه] قميصاً أبيض. فقال: "أجدد قميصك هذا أم غسيل؟" فقال: بل غسيل. فقال النبي ﷺ: "البس جديداً، وعش حميداً، ومث الله قرّة عين في الدنيا والآخرة". قال: وإياك يا رسول الله ﷺ [رضي الله عنه] (۲۸۳/۱۲).

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط برقم: ۲۰۱۹ في باب من اسمه أحمد.

(۲) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط برقم: ۶۷۲۶ (۱۸/۷).

الحديث السابع والثلاثون

عن الأسود بن سريع [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال يعني عمر: "هذا رجل لا يحب الباطل".^(۱) أخرجه الإمام أحمد والطبراني.

الحديث الثامن والثلاثون

عن قدامة بن مظعون [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ أشار إلى عمر فقال: "هذا غلق الفتنة" وقال: "لا يزال بينكم وبين الفتنة باب شديد الغلق ما عاش هذا بين ظهرائكم".^(۲) أخرجه الطبراني والبزار.

الحديث التاسع والثلاثون

عن سهل بن أبي حثمة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: "إذا أنا مت وأبو بكر وعمر وعثمان، فإن استطعت أن تموت فمت".^(۳) أخرجه أبو نعيم وغيره.

(۱) أخرجه الإمام أحمد في فضائل الصحابة برقم: ۳۳۴ (۱/۲۶۰).
والهيثمي نقلاً عن الطبراني في مجمع الزوائد (۸/۱۱۸). وأبو نعيم
في حلية الأولياء (۱/۴۶).

(۲) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير برقم: ۸۳۲۱ (۹/۳۸).

(۳) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط برقم: ۶۹۱۸ (۷/۸۳).

الحديث الأربعون

عن عمار بن ياسر [رضي الله عنه] قال: قال رسول الله ﷺ: "يا عمار أتاني جبريل آنفاً فقلت: يا جبريل حدثني بفضائل عمر بن الخطاب في السماء فقال: يا محمد لو حدثتك بفضائل عمر منذ ما لبث نوح في قومه ألف سنة إلا خمسين عاماً ما نفدت فضائل عمر، وإن عمر لحسنة من حسنات أبي بكر".^(۱) أخرجه أبو يعلى والطبراني في الكبير والأوسط.

خاتمة

أخرج الإمام أحمد والبخاري والطبراني عن عبد الله بن مسعود [رضي الله عنه] قال: فضل عمر بن الخطاب [رضي الله عنه] الناس بأربعة: بذكرى الأسرى يوم بدر أفنى بقتلهم فأنزل الله ﷻ: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾. [الأنفال: ۶۸/۸] وبذكر المحاب أمر نساء النبي ﷺ أن يحتجبن فقالت له زينب: وإنك علينا يا ابن الخطاب والوحي ينزل في بيوتك فأنزل الله ﷻ: ﴿وَإِذَا سَأَلْتَهُمْ مَّنْعَ فَنُتَلَّوْهُنَّ مِّنْ قَدَآءِ حِجَابٍ﴾. [الأحزاب: ۵۳/۳۳]

(۱). أخرجه أبو يعلى في مسنده برقم: ۱۶۰۳ (۱۷۹/۳). والهيتمي في مجمع الزوائد نقلاً عن أبي يعلى والطبراني (۶۸/۹).

وبدعوة النبي ﷺ: "اللهم أيد الإسلام بعمر" ورأيه في أبي بكر كان أول من بايعه.^(۱)

وأخرج الطبراني عن طارق بن شهاب، قالت أم أيمن يوم قتل عمر: اليوم وهى الإسلام.^(۲) وأخرج أيضاً عن عبد الله بن مسعود [رضي الله عنه]: إن كان إسلام عمر لفتحاً وهجرته لنصراً، وأمارته رحمة، والله ما استطعنا أن نصلي عند البيت حتى أسلم عمر.^(۳) وفي رواية: ما استطعنا أن نصلي عند البيت الكعبة ظاهرين.^(۴)

(۱) أخرجه البزار في مسنده برقم: ۱۷۴۸ (۵/۱۵۶). ونقله الهيثمي عن الإمام أحمد والبزار والطبراني في مجمع الزوائد في باب ما ورد له من الفضل من موافقته للقرآن ونحو ذلك (۹/۶۷).

(۲) أخرجه الإمام ابن أبي شيبة في مصنفه برقم: ۳۱۹۷۸ (۶/۳۵۴). وابن سعد في الطبقات الكبرى (۳/۳۶۹). والهيثمي في مجمع الزوائد نقلاً عن الطبراني (۹/۲۵۹).

(۳) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير برقم: ۸۸۲۰ (۹/۱۶۵).

(۴) أخرجه الحاكم في المستدرک برقم: ۴۴۸۷ (۳/۹۰) وقال: حديث صحيح الإسناد. والإمام أحمد في فضائل الصحابة برقم: ۴۸۲ في باب ومن فضائل عمر بن الخطاب من حديث أبي بكر بن مالك عن عبد الله بن أحمد ومن فضائل أبي بكر أيضاً [رضي الله عنه] (۱/۳۳۵).

وفضائله ﷺ أفضل من أن تحصر، وأشهر من أن تذكر، وإنما أردت أن أتبرك بخدمته ﷺ بهذه الصياغة، وأمتع من لا يعرف كثيراً من مناقبه ببعضها بجاهل إمامه.

والله ولي التوفيق وحسبنا الله ونعم الوكيل، والحمد لله أولاً وآخراً وباطناً وظاهراً، وصلى الله على رسوله ونبيه سيدنا محمد وآله وصحبه وشيعته وحزبه آمين. والحمد لله رب العالمين.
تم الكتاب العزيز بحمد الله وعونه.

والطبراني في المعجم الكبير برقم: ۸۸۰۶ (۹/۱۶۲). والهيثمى في مجمع الزوائد نقلاً عن الطبراني (۹/۶۲-۶۳).

فهرس الأحاديث الواردة في الروض

الأنيق في فضل الصديق

رقم الحديث	متن الحديث أو الأثر
٢٥	ادعي أبا بكر أباك وأخاك
٢٦	اقتدوا بالذين من بعدي: أبي بكر وعمر
٢٧	اقتدوا بالذين من بعدي: أبي بكر وعمر فإنهما
٦	أبو بكر الصديق وزيرى وخليفتى
٧	أبو بكر أراف أمتى وأرحمها
٩	أبو بكر خير الناس بعدي
١٠	أبو بكر صاحبي ومونسى فى الغار
١٥	أبو بكر عتيق الله من النار
٣	أبو بكر فى الجنة، وعمر فى الجنة
١٣	أبو بكر منى وأنا منه، وأبو بكر أخى فى الدنيا والآخرة
١٦	أبو بكر وزيرى يقوم مقامى
٨	أبو بكر وعمر خير الأولين وخير أهل السماوات
١٤	أبو بكر وعمر خير أهل السماوات وأهل الأرض
٢	أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة
٥	أبو بكر وعمر من هذا الدين، كمنزلة السمع والبصر

فہرست الحدیث الواردة فی الروض الأنیق فی فضل الصدیق ؑ

رقم الحديث	متن الحديث أو الأثر
۱۲	أبو بكر وعمر مني بمنزلة هارون من موسى
۱۱	أبو بكر وعمر مني كميني في رأسي
۴	أبو بكر وعمر مني بمنزلة السمع والبصر من الرأس
۱	أبي الله والمؤمنون أن يختلفوا عليك يا أبا بكر
۱۷	أتاني جبريل فأخذ بيدي فأراني باب الجنة الذي
۱۹	أتاني جبريل فقال لي: يا محمد إن الله يأمرك أن
۱۸	أتاني جبريل فقلت: من يهاجر معي
۲۰	أتمشي أمام من هو خير منك
۲۱	أتيت بكفة ميزان فوضعت فيها وحيء بأمتي
۲۲	أحب النساء إلي عائشة ومن الرجال أبوها
۲۳	أحشر أنا وأبو بكر وعمر يوم القيامة
۲۴	أحشر يوم القيامة بين أبي بكر وعمر
۳۷	أراف أمتي أبو بكر
۲۹	أمرت أن أولي الرؤيا أبا بكر
۳۹	أنا أول من تنشق عنه الأرض

فہرس الأحادیث الواردة في الروض الأنيق في فضل الصديق

رقم الحديث	متن الحديث أو الأثر
۳۵	أني أرجو لأمتي بحب أبي بكر وعمر
۲۸	إذ أنا مت وأبو بكر وعمر
۳۰	إن الله اختار لي أصحابي على جميع العالمين
۳۱	إن الله أمرني بحب أربعة من أصحابي
۳۲	إن الله أيدني بأربعة وزراء
۳۴	إن الله تعالى يكره في السماء
۳۳	إن الله خير عبداً بين الدنيا وبين ما عنده
۳۶	إن أبا بكر يؤول الرؤيا
۳۸	إن لكل نبي خاصة من أصحابه
۴۰	هل قلت في أبي بكر شيئاً

فہرست الأحادیث الواردة في

الغور في فضائل عمر ؓ

رقم الحديث	متن الحديث أو الأثر
٢٤	اللهم اشدد الإسلام بعمر بن الخطاب
١٤	اللهم أخرج ما في صدر عمر من غل وداء
٢٣	اللهم أعز الإسلام بعمر بن الخطاب أو بأبي جهل
٢٥	اللهم أعز الإسلام بعمر بن الخطاب أو بعمر بن هشام
خاتمة	اليوم وهي الإسلام
٢	أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة
٥	أبو بكر وزيري يقوم مقامى وعمر ينطق على لسانى ..
٨	أبو بكر وعمر خير أهل السموات والأرض
١	أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة
٤	أبو بكر وعمر من هذا الدين
٧	أبو بكر وعمر منى بمنزلة هارون من موسى
٦	أبو بكر وعمر منى كعيني في رأسي
٣	أبو بكر وعمر منى بمنزلة السمع والبصر
٢٩	أتاني جبريل عليه السلام فقال : أقرئ عمر السلام
٣٩	إذا أنا مت وأبو بكر وعمر وعثمان

فہرس الأحادیث الواردة في

الغور في فضائل عمر ؓ

رقم الحديث	متن الحديث أو الأثر
۳۲	إن الشيطانَ لم يلق عمر منذ أسلم إلا خر لوجهه
۳۰	إن الله ﷻ باهى ملائكته بعبده عشية عرفة عامة
۱۱	إن الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه
۱۲	إن الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه وهو الفاروق
۱۳	إن الله جعل الحق في قلب عمر
۳۳	بينما أنا أنزع الليلة إذ وردت عليّ غنم سود وعفر
۱۶	خير أمي بعدي أبو بكر وعمر
۱۵	خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر
۱۷	دخلت الجنة فإذا أنا بقصر من ذهب
۱۸	رأيت في المنام أني أنزع بدلو بكرة على قلب
۲۰	رأيت في النوم أني أعطيت عساً مملوعاً
۲۱	رأيت قبيل الفجر كأنني أعطيت المقاليد والموازين
۱۹	رأيت كأن دلواً دليت من السماء
۲۲	رضي الله رضى عمر وورضى عمر رضى الله

فہرست الأحادیث الواردة في

الغزو في فضائل عمر ؓ

رقم الحديث	متن الحديث أو الأثر
۹	عمر بن الخطاب سراج أهل الجنة
۱۰	عمر مني وأنا من عمر
خاتمة	فضل عمر بن الخطاب [ؓ] الناس بأربعة
۳۵	لا تصيبكم فتنة ما دام هذا فيكم
۳۸	لا يزال بينكم وبين الفتنة باب شديد الغلق ما عاش هذا
۲۸	لو كان الله باعثاً رسولاً بعدي لبث عمر بن الخطاب
۲۷	لو كان بعدي نبي لكان عمر
۲۶	ما كان من نبي إلا في أمته معلم أو مطمان
۳۶	من أبغض عمر فقد أبغضني
۳۷	هذا رجل لا يحب الباطل
۳۱	يا ابن الخطاب أتدري بما تسمت إليك
۴۰	يا عمار أتاني جبريل آنفاً قلت
۳۴	يا عمر أجدد قميصك هذا أم غسيل

اشخاص (اعلام) کے اعتبار سے کتاب

الرَّؤُفُ وَالْإِنْفِقُ فِي فَضْلِ الْقَدِيقِ ۝ - (الرَّعَيْنِ صَدِيقِ الْبَنِّ زَفْوُ الشَّعْبِ)

کی فہرست

- (۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام: حدیث نمبر: ۱۲
- (۲) حضرت ہارون علیہ السلام: حدیث نمبر: ۱۲
- (۳) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳-۶-۷-۱۱-۱۶-۳۱-۳۷
- (۴) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳-۶-۷-۱۱-۱۸-۳۱-۳۷
- (۵) ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا: حدیث نمبر: ۱-۱۳-۱۵-۲۵
- (۶) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳-۳۷
- (۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۲-۱۶-۳۵-۳۷-۴۰
- (۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۸-۱۳-۱۷
- (۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳۳
- (۱۰) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۷
- (۱۱) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۷-۲۰-۳۷
- (۱۲) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۹
- (۱۳) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۲۱
- (۱۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۳۷
- (۱۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۶-۳۰
- (۱۶) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ: حدیث نمبر: ۲۶

- (۱۷) حضرت حسان بن ثابت ؓ حدیث نمبر: ۴۰
- (۱۸) حضرت زبیر بن العوام ؓ حدیث نمبر: ۳
- (۱۹) حضرت زید بن ثابت ؓ حدیث نمبر: ۳۷
- (۲۰) حضرت سعید بن زید ؓ حدیث نمبر: ۳
- (۲۱) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ حدیث نمبر: ۳
- (۲۲) حضرت سمرہ بن الجندب ؓ حدیث نمبر: ۳۶-۲۹
- (۲۳) حضرت ہبل بن ابی حمہ ؓ حدیث نمبر: ۲۸
- (۲۴) حضرت سلمہ بن اکوع ؓ حدیث نمبر: ۹
- (۲۵) حضرت شداؤ بن اوس ؓ حدیث نمبر: ۷
- (۲۶) حضرت طلحہ ؓ حدیث نمبر: ۳
- (۲۷) حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ حدیث نمبر: ۳
- (۲۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث نمبر: ۳۲-۱۲-۱۰-۵
- (۲۹) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ حدیث نمبر: ۲۸-۱۱-۷
- (۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث نمبر: ۳۹-۳۱-۲۳-۲۳-۱۹
- (۳۱) حضرت عمار بن یاسر ؓ حدیث نمبر: ۹
- (۳۲) حضرت عکرمہ ؓ حدیث نمبر: ۹
- (۳۳) حضرت عمرو بن العاص ؓ حدیث نمبر: ۲۲
- (۳۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث نمبر: ۲۵
- (۳۵) حضرت مطلب بن عبداللہ بن حلب ؓ حدیث نمبر: ۳
- (۳۶) حضرت معاذ بن جبل ؓ حدیث نمبر: ۳۷-۳۳
- (۳۷) حضرت معاویہ بن ابی سفیان ؓ حدیث نمبر: ۷

اشخاص (اعلام) کے اعتبار سے کتاب الْغَدْرِ فِي فِصَائِلِ عَمِّ - (بَعْثِ بْنِ فَرَّاقٍ لِعِظَمِ)

کی فہرست

- (۱) حضرت موسیٰ الطیثیہ: حدیث نمبر: ۷
- (۲) حضرت ہارون الطیثیہ: حدیث نمبر: ۷
- (۳) حضرت عثمان بن عفان ؓ: حدیث نمبر: ۲-۵-۶-۱۹-۲۱-۳۹
- (۴) حضرت علی بن ابی طالب ؓ: حدیث نمبر: ۱-۲-۶-۱۵-۱۶-۱۹
- (۵) ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث نمبر: ۲۶
- (۶) ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا حدیث نمبر: خاتمہ
- (۷) حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حدیث نمبر: خاتمہ
- (۸) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ؓ: حدیث نمبر: ۲
- (۹) حضرت انس بن مالک ؓ: حدیث نمبر: ۵-۱۷-۲۵
- (۱۰) حضرت ابو ہریرہ ؓ: حدیث نمبر: ۸-۳۰
- (۱۱) حضرت ایوب بن موسیٰ ؓ: حدیث نمبر: ۱۲
- (۱۲) حضرت ابو سعید خدری ؓ: حدیث نمبر: ۲۸-۳۶
- (۱۳) حضرت ابوالطفیل ؓ: حدیث نمبر: ۳۳
- (۱۴) حضرت ابوذر غفاری ؓ: حدیث نمبر: ۳۵
- (۱۵) حضرت اسود بن سریع ؓ: حدیث نمبر: ۳۷
- (۱۶) حضرت بلال بن ابی رباح ؓ: حدیث نمبر: ۱۳

- (۱۷) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۲۳
- (۱۸) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۲
- (۱۹) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۲
- (۲۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۲
- (۲۱) حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۱۸
- (۲۲) حضرت سرہ بن الجندب رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۱۹
- (۲۳) حضرت نذیرہ کثیر حضرت صفہ رضی اللہ عنہا حدیث نمبر: ۲۲
- (۲۴) حضرت ہبل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۳۹
- (۲۵) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۲
- (۲۶) حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: خاتمہ
- (۲۷) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۶
- (۲۸) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حدیث نمبر: ۲-۷-۱۰-۲۹-۳۱
- (۲۹) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۶-۳۰-خاتمہ (مرتب)
- (۳۰) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حدیث نمبر: ۹-۱۱-۱۲-۲۰-۲۱-۲۲
- (۳۱) حضرت عاصمہ رضی اللہ عنہا حدیث نمبر: ۲۷
- (۳۲) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۴۰
- (۳۳) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما حدیث نمبر: ۱۰
- (۳۴) حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۳۸
- (۳۵) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حلب رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: ۲
- (۳۷) ابو جہل: عمرو بن ہشام حدیث نمبر: ۲۳-۲۵

خاتمہ کتاب

در تذکرہ خلیفہ ثالث و رابع رضی اللہ عنہما

امیر المؤمنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفان ؓ

آپ کا نسب:

آپ کے نسب سے متعلق امام ابو نعیم اصبہانی احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۳۳۰ھ) صاحب ”حلیۃ الاولیاء“ روایت نقل فرماتے ہیں کہ زبیر بن بکار نے کہا کہ (آپ کا نسب) عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی ہے۔ قصی کا نام زید ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا نسب مطہر محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہے۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان ؓ کی والدہ، اروی بنت کریم بن حبیب بن عبد شمس ہیں۔ اور ان کی (والدہ کی) والدہ (یعنی، سیدنا عثمان ؓ کی مائی) ام حکیم بنت عبد المطلب بن ہاشم ہیں۔

(معرفۃ الصحابة، رقم الحديث: ۲۰۵ (۱/۲۳۸)، مطبوعة: دار الوطن، الرياض سنة ۱۴۱۹ھ)

آپ کی خلقت مبارکہ:

امام ابو نعیم آپ ؓ کی خلقت مبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ میانہ قد، دقیق خوبصورت چہرے، باریک کھال کے ساتھ پتلے نتھنوں والی اونچی ناک، گوشت کی کثرت والے جسم، بڑے کندھوں اور چوڑے شانوں کے حامل

تھے۔ (معرفة الصحابة ۱/۲۴۰)

امام ابو نعیم نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد ؓ سے مروی ہے، فرمایا، میں نے (امیر المؤمنین) عثمان بن عفان ؓ کو بروز جمعہ برسر منبر دیکھا کہ آپ پر عدنی موٹے کپڑے کی ازار تھی جس کی قیمت چار یا پانچ درہم ہوگی اور مشق (سرخ مٹی) سے رنگی کوئی چادر زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ آپ کثیر گوشت، طویل داڑھی اور خوبصورت چہرے کے حامل تھے۔ (معرفة الصحابة ۱/۲۴۱)

الحديث: ۲۰۷ (۱/۲۴۱)

اور ابن ابی الزناد ؓ کی روایت سے نقل فرمایا کہ آپ نہ زیادہ طویل القامہ تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے حامل (یعنی، آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا) خوبصورت چہرے والے، پتلی اونچی ناک، بڑی داڑھی، گندی رنگ، بڑی ہڈیوں، چوڑے شانے اور سر کے گھنے بالوں کے حامل تھے۔ (معرفة الصحابة ۱/۲۴۳) رقم الحديث: ۲۰۹ (۱/۲۴۳)

حضرت عبداللہ بن حزم مازنی ؓ نے فرمایا، کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان ؓ کو دیکھا ہے، پس میں نے آپ سے بڑھ کر حسین نہ کسی مرد کو دیکھا اور نہ کسی عورت کو۔

دو قبلوں کو نماز پڑھنے والے اور دو ہجرتوں کے حامل:

حضرت عبید اللہ بن عدی بن الحیار ؓ سے مروی ہے فرمایا کہ میں عثمان بن عفان ؓ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، عرض کی، اے امیر المؤمنین! کیا آپ ان میں سے نہیں جنہوں نے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت قبول کی، اور دو قبلوں کی جانب نماز پڑھی، اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کی قرابت داری پائی (یعنی، آپ ﷺ کی نخب

بجرا آپ کے نکاح میں آئیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بے شک ایسا ہی ہے جیسا آپ نے کہا، میں انہیں سے ہوں جنہوں نے دونوں قبلوں کی سمت نماز ادا کی اور رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو وہ مجھ سے راضی تھے۔ یوں ہی دوسری روایت میں ہے کہ میں نے دو ہجرتیں کیں۔ (معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۲۰ (۱/۲۵۶))

ذوالنورین (دونور والے):

حضرت عبد اللہ بن عمر بن ابان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میرے والد نے فرمایا، بیٹا کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام ذوالنورین کیوں رکھا گیا؟ کیونکہ آدم علیہ السلام سے تاقیام قیامت کسی نبی کی دو بیٹیاں کسی (ایک) شخص کے نکاح میں نہ آئیں سوائے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے (کہ آپ کے نکاح میں نبی کریم ﷺ کی دو خندادیاں یکے بعد دیگرے آئیں)۔

(معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۲۳ (۱/۲۵۹))

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بابت پوچھا تو فرمایا، آپ وہ ذیشان ہیں کہ جنہیں مقرب فرشتوں میں ذوالنورین کے نام سے پکارا جاتا ہے، آپ، رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیوں سے (یکے بعد دیگرے) نکاح کی وجہ سے آپ ﷺ کے قرابت دار (خُن) ہیں اور آپ کی خاطر نبی کریم ﷺ نے جنت میں گھر کی ضمانت عطا فرمائی ہے۔ (معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۲۴ (۱/۲۶۰))

آپ ﷺ کے فضائل:

امام ابو نعیم نقل فرماتے ہیں کہ حضرت حکم بن ہشام ثقفی سے مروی ہے،

فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم، عثمان رضی اللہ عنہ اچھوں میں اچھے اور نیکوں کے امام تھے۔

(معرفة الصحابة رضی اللہ عنہ، رقم الحديث: ۲۵۲ (۱/۲۸۹))

امام قرطبی متوفی ۶۷۱ھ اپنی تفسیر میں حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں پس تو بھی راضی ہو۔
(تفسیر القرطبی ۳/۳۰۶)

اور امام ابو نعیم "حلیۃ الاولیاء" میں نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عثمان میری امت کے حیا دار اور معزز ہیں۔

اور امام ترمذی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرے ساتھی۔ یعنی جنت میں۔ عثمان ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب (۱۹) فی مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحديث: ۳۶۹۸، ۴/۴۶۲، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بیروت)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔ عرض کی گئی، یا رسول اللہ! ہم نے اس سے پہلے تو آپ کو کسی کی نماز جنازہ ترک فرماتے نہیں دیکھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ناپسند فرماتا ہے۔

(سنن الترمذی، المرجع السابق، رقم الحديث: ۳۷۰۹)

آپ کی عمر مبارک اور مدتِ خلافت:

امام ابو نعیم فرماتے ہیں کہ آپ کی عمر میں اختلاف ہے، ایک قول کے

مطابق نوے (۹۰) برس، اور اٹھاسی (۸۸) برس بھی کہا گیا ہے۔ آپ کی مدتِ خلافت بارہ (۱۲) برس تھی اور ایک قول کے مطابق آپ بارہ برس میں بارہ روز کم منسب خلافت پر فائز رہے۔

اور حضرت مسور بن خرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کی خلافت بارہ برس

رہی (معرفة الصحابة رحمہم اللہ، رقم الحديث: ۲۳۰)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب شہید

کئے گئے تو ان کی عمر نوے یا اٹھاسی برس تھی۔ (معرفة الصحابة رحمہم اللہ، رقم الحديث: ۲۲۵)

اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت چھیاسی (۸۶) برس کی بھی منقول

ہے۔ (معرفة الصحابة رحمہم اللہ، رقم الحديث: ۲۲۶)

اور حضرت زبیر بن بکار رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آپ کی عمر بیاسی (۸۲)

برس تھی۔ (معرفة الصحابة رحمہم اللہ، رقم الحديث: ۲۲۷)

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعض سے آپ کی عمر

مبارک بیاسی برس (۸۲)، بعض سے اکیاسی (۸۱)، بعض سے چھیاسی (۸۶)، بعض

سے نواسی (۸۹) جبکہ بعض سے نوے (۹۰) برس مروی ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کی شہادت اور تدفین:

حضرت زبیر بن بکار سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بروز

جمعہ بیاسی (۸۲) برس کی عمر میں شہید کئے گئے۔ جبکہ آپ روزہ سے تھے۔

(معرفة الصحابة رحمہم اللہ، رقم الحديث: ۲۲۷)

اور شعبی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ عید الاضحیٰ کے تین دن بعد یومِ

تشریق کو شہید کئے گئے۔ (معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۲۸)

اور ابو عثمان کی روایت کے مطابق آپ ایام تشریق کے درمیانہ دن شہید

کئے گئے۔ (معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۲۹)

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل ؓ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان

ؓ پچیس (۳۵) سن ہجری میں شہید کئے گئے۔ (معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۳۲)

اور حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر ؓ کی روایت ہے کہ آپ پچیس (۳۵)

سن ہجری میں حاجیوں کی (واپس) روانگی کے وقت شہید کئے گئے۔

اور یحییٰ بن بکیر نے فرمایا، حضرت عثمان ؓ بروز جمعہ، جب ذوالحجہ کے اٹھارہ

دن باقی تھے (یعنی تقریباً ۱۲ ذوالحجہ کو) پچیس (۳۵) سن ہجری میں شہید کئے گئے جبکہ آپ

کی عمر مبارک اٹھاسی (۸۸) برس تھی۔ (معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۳۴)

امام ابو نعیم فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ کے قاتل کے نام

میں اختلاف ہے، کہا گیا کہ آپ کو مصر کے اسودنجی (ت ج بی) نے قتل کیا، اور کہا

گیا کہ مصر کے جبلہ بن الاسہم نے۔ اور کہا گیا محمد بن ابی بکر نے پہلے چھرا مارا پھر تھکی

اور محمد بن ابی حذیفہ نے اس ناپاک فعل کے ارتکاب کی تکمیل کی اور اپنی تلواروں سے

مارا یہاں تک کہ آپ کے جسم اقدس میں تلواریں داخل کر دیں جبکہ حضرت عثمان ؓ

اس وقت قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔ بوقت شہادت آپ کے خون کے

قطرے آیت: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ﴾ [البقرة: ۱۲۷/۲] (ترجمہ: تو اے محبوب

عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کریگا) پر گرے۔ اور آپ کو ہفتہ کی شب

تاروں کی ٹھنڈ میں بقیع شریف میں سپرد خاک کیا گیا۔

(معرفۃ الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ۲۶۱)

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؑ نے حضرت عثمان ؓ کی زوجہ محترمہ سے ان کے قاتل کے بارے میں استفسار فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ میں نہیں پہچانتی مگر وہ دو آدمی تھے جن کے ساتھ محمد بن ابی بکر بھی تھے اور مکمل تذکرہ کیا۔ حضرت علی ؑ نے محمد بن ابی بکر کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے عرض کی، حضرت عثمان ؓ کی زوجہ محترمہ سچ کہتی ہیں، گھر میں پہلے میں داخل ہوا تھا اور میں آپ کو قتل بھی کرنا چاہتا تھا مگر جب آپ ؑ نے میرے والد (صدق اکبر ؑ) کا ذکر کیا تو میں باز آیا اور اللہ تعالیٰ کی جانب توبہ کی۔ خدا کی قسم میں نے نہ ہی انہیں پکڑا اور نہ قتل کیا تو زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، یہاں تک تو یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں مگر ان دونوں کو یہی لائے تھے۔ (تاریخ الخلفاء)

ابن عساکر نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے غلام کنانہ کی روایت سے نقل کیا کہ لوگوں نے کہا کہ حضرت عثمان کا قاتل وہ مصری شخص تھا جو سرخ رنگت اور نیلی آنکھوں والا تھا اور اس کا نام حمار تھا۔ (تاریخ الخلفاء)

امیر المؤمنین خلیفہ رابع حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

آپ کا نسب:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کہ آپ ﷺ کا نسب علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابو تراب رکھی۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے۔ یہ سب سے پہلے اسلام لائیں اور ہجرت کی۔ (تاریخ الخلفاء)
آپ کی خلقت:

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ مجسم شحیم، کشادہ پیشانی والے، زیادہ بالوں والے، میانہ قد و بڑے پیٹ کے حامل تھے، اور آپ کی داڑھی بڑی تھی جو آپ کے سینہ مبارک کو یوں ڈھک دیتی کہ گویا روئی ہو اور آپ کا رنگ گندم گوں تھا۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کا قبول اسلام:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام ابویعلیٰ نے حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کی روایت سے نقل فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت (یعنی نبوت کی تاج پوشی) بروز پیر ہوئی اور میں منگل کے روز اسلام لایا۔ آپ کے اسلام لاتے وقت آپ کی عمر مبارک دس برس تھی اور نو (۹) اور آٹھ (۸) بھی کہا گیا

نیز اس کم عمر کے اقوال بھی منقول ہیں۔

امام حسن بن زید بن حسن نے فرمایا کہ حضرت علی ؑ نے کم سنی میں بھی کبھی بت پرستی نہ کی۔ اس حدیث کو ابن سعد نے (الطبقات الکبریٰ میں) تخریج فرمایا۔ جب نبی کریم ﷺ نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو آپ کو اپنے بعد کچھ روز مکہ میں قیام فرمانے کا حکم صادر فرمایا تا کہ (لوگوں کی) وہ تمام امانتیں لوٹا دیں جو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھیں اور پھر اپنے اہل خانہ سے (مدینہ منورہ میں) آ ملیں تو آپ ﷺ نے یوں ہی کیا۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کی کنیت:

امام بخاری نے ”الادب المفرد“ میں حضرت اہل بن سعد سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت علی ؑ کے نزدیک اپنے ناموں سے سب سے زیادہ پسندیدہ ابو تراب کی کنیت تھی اور آپ اسی سے پکارے جانے سے خوش ہوتے۔ آپ کی یہ کنیت نبی کریم ﷺ نے اس وقت رکھی جب سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا نے غضب فرمایا تو آپ باہر تشریف لے آئے اور مسجد کی دیوار سے ٹیک لگائے لیٹ گئے تو آپ کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر گرد لگ گئی تھی تو نبی کریم ﷺ آپ ﷺ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا اٹھ بیٹھے اے ابو تراب!!۔ (تاریخ الخلفاء)

غزوات میں شرکت:

آپ ﷺ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوہ بدر، غزوہ اُحُد اور تمام غزوات میں شریک رہے سوائے غزوہ تبوک کے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ میں

ٹھہرنے کا حکم فرمایا تھا۔ اور آپ ﷺ کے تمام غزوات میں شرکت کی احادیث و آثار مشہور ہیں۔ غزوہ اُحد میں آپ کو سولہ زخم آئے۔ اور بخاری و مسلم سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی لڑائی میں آپ کو پرچم اسلام عطا فرمایا اور غیب دان نبی ﷺ نے یہ مژدہ عطا فرمایا کہ خیبر ان کے ہاتھ پر فتح ہوگا (اور یونہی ہوا، اور کیوں نہ ہو کہ خیبر صادق و صدوق ﷺ ہے) نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنگوں میں شجاعت و بہادری کے کارنامے مشہور ہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

امام ابن عساکر کے حوالے سے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب خیبر کے دن حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے باب خیبر کو اپنی پیٹھ مبارک پر اٹھالیا اور مسلمان اس میں داخل ہوئے اور فتح یاب ہوئے۔ بعد ازاں اس دروازے کو (جسے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے تباہ اٹھایا تھا) چالیس مردوں نے مل کر اٹھایا۔ (تاریخ الخلفاء) •

روایات احادیث اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ سے نبی کریم ﷺ کی پانچ سو چھیاسی (۵۸۶) احادیث مروی ہیں۔

آپ ﷺ سے آپ کے تینوں صاحبزادوں سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین اور سیدنا محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہم نے اور ان کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت ابوسعید، حضرت زید بن ارقم، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو امامہ باہلی، حضرت ابو ہریرہ و دیگر صحابہ کرام و تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

۱۔ جمعین نے احادیث روایت کیں۔ (تاریخ الخلفاء)

فضائل حضرت علیؓ:

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے، فرمایا، میں جس کا مولا ہوں علی بھی اس کے

مولا ہیں۔ (سنن الترمذی: ۳۷۱۳)

حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی

بن ابی طالبؓ سے فرمایا، (اے علی) آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے۔

(سنن الترمذی: ۳۷۱۶)

حضرت مساور خثیریؓ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی

اللہ عنہا نے فرمایا، میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو میں

نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے، علی سے منافق محبت نہیں کرتا،

اور مومن بغض نہیں رکھتا۔ (سنن الترمذی: ۳۷۱۷م)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں مواعظ فرمادیں (یعنی ایک کو ایک کا بھائی بنادیا)

تو حضرت علیؓ اشک دیدہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ!

آپ نے اپنے صحابہ میں مواعظ فرمادیں جبکہ مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا تو رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا، (اے علی!) آپ تو دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔

(سنن الترمذی: ۳۷۲۰)

آپ ﷺ کی شہادت:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کہ حضرت علیؓ بروز جمعہ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ (بمطابق ۲۵ جنوری ۶۶۱ء) کو صبح بیدار ہوئے تو اپنے صاحبزادہ حضرت حسنؓ سے فرمایا کہ رات میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا اور شکایت عرض کی کہ امت نے میرے ساتھ کج روی دے جا کر رکھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا، آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے خلاف دعا فرمادیں! لہذا میں نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی، اے اللہ مجھے ان کے بجائے اچھے لوگوں کے ساتھ کر دے۔ اور ان پر برا شخص مقرر فرما۔ اسی دوران مؤذن ابن الذبائح حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، الصلوٰۃ!! (یعنی، نماز!!) تو حضرت علیؓ بھی دروازہ سے صدائے مدینہ لگاتے ہوئے نکلے کہ اے لوگو! نماز نماز!!..... کہ اچانک ابن ملجم آگیا اور آپ پر تلواریں سے وار کیا۔ تلواریں آپ کی مقدس پیشانی پر لگی اور گردن کے قریب جا کر دماغ میں ٹھہر گئی۔ لوگوں نے ہر طرف سے ابن ملجم کو پکڑ لیا۔

اس کے بعد حضرت علیؓ بروز جمعہ و ہفتہ حیات رہے اور اتوار کی شب جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کو حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ نے غسل دیا اور امام حسنؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو دار الامارت، کوفہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ اور ابن ملجم کے دونوں ہاتھ کاٹ کر ایک ٹوکڑے میں بند کر کے اسے جلا دیا گیا۔

(تاریخ الخلفاء)

آپ ﷺ کے چند زریں فرمودات:

☆ لوگو! تم باہم شہد کی مکھیوں کی مثل ہو جاؤ، اگرچہ دوسرے پر ندے انہیں کمزور و حقیر جانتے ہیں لیکن اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں اللہ نے بڑی برکت رکھی ہے تو وہ کبھی انہیں حقیر نہ جانتے۔

☆ اے قرآن سیکھنے والو! احکام قرآنی پر عمل کرو عالم وہی ہے جو علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل کرے، علم کو عمل کی موافقت میں پورا اُتارے، یعنی علم و عمل دونوں موافق ہو جائیں۔

☆ توفیق الہی بہترین رہبر ہے، خوش اخلاقی بہترین دوست ہے، عقل و شعور بہترین ساتھی ہے، ادب بہترین میراث ہے، اور غم تکبر سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

☆ رنج و مصیبت بھی ایک مقام پر پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے عقلمند کو چاہئے کہ مصیبت کی حالت میں صبر کرے تاکہ مصیبت اپنی مدت پر جاتی رہے ورنہ اختتام مدت سے قبل مصیبت کے دفعہ کی کوشش مصیبت کو اور بڑھاتی ہے۔

☆ بغیر مانگے کچھ دینا سخاوت ہے اور مانگنے والے کو دینا بخشش ہے۔

☆ گناہوں کی دنیوی سزا یہ ہے کہ عبادت میں سستی ظاہر ہوتی ہے، روزگار میں ننگی پیدا ہو جاتی ہے، لذت میں قلت واقع ہو جاتی ہے اور حلال کی خواہش اسی شخص میں پائی جاسکتی ہے جو حرام کمائی چھوڑ دینے کی مکمل کوشش کرتا ہے۔

☆ ابن ملجم کے زخمی کرنے کے بعد حضرت حسن علیہ السلام بارگاہِ علی علیہ السلام میں اشک دیدہ حاضر ہوئے تو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر سے فرمایا، بیٹا آٹھ باتیں یاد رکھنا: (۱) سب سے بڑی دولت عقلمندی ہے، (۲) سب سے زیادہ افلاس

محتاجی، بیوقوفی و حماقت ہے، (۳) سب سے زیادہ وحشت و گھبراہٹ، تکبر ہے، (۴) سب سے زیادہ بزرگی و کرم، خوش اخلاقی اور اچھا کردار ہے۔ بیٹا!..... ان چار چیزوں سے ہمیشہ بچنا: (۵) بے وقوف کی دوستی سے، اگرچہ وہ نفع پہونچانا چاہتا ہے لیکن آخر کار اس سے تکلیف ہی پہونچتی ہے، (۶) جھوٹے ساتھی سے، کیونکہ وہ قریب کو دور اور دور کو قریب کر دیتا ہے، (۷) کنجوس کے ساتھ سے، اس لئے کہ کنجوس تم سے ان چیزوں کو ہٹوا دیتا ہے جن کی تمہیں سخت ضرورت ہو اور (۸) فاجر (گنہگار) کی دوستی سے، اس لئے کہ وہ تمہیں تھوڑی چیز کے عوض فروخت کر ڈالے گا۔

☆ زیادہ ہوشیاری و راصل بدگمانی ہے۔

☆ محبت دور کے خاندان والے کو قریب کر دیتی ہے اور عداوت خاندان کے قریبی رشتہ دار کو دور ہٹا دیتی ہے۔ ہاتھ جسم سے بہت زیادہ قریب ہے مگر گل سڑ جانے پر کاٹ دیا جاتا ہے اور آخر کار داغ دیا جاتا ہے۔

☆ یہ پانچ باتیں یاد رکھو: (۱) کوئی شخص گناہ کے سوائے کسی سے خوفزدہ نہ ہو، (۲) صرف اللہ تعالیٰ ہی سے اپنی امیدیں وابستہ رکھو، (۳) کسی چیز کے سکھنے میں شرم نہ کرو، (۴) عالم کو کسی مسئلہ کی دریافت پر جبکہ وہ اس مسئلہ سے ناواقف ہو، جواباً یہ کہنے میں عار محسوس نہیں کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اس مسئلہ سے ناواقف ہوں اور (۵) صبر و ایمان کی مثال سزاور جسم کی سی ہے جب صبر جاتا ہے تو ایمان بھی رخصت ہو جاتا ہے اسی طرح جب سر جدا ہو گیا تو جسم کی قوت بھی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

- ☆ جب مجھ سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے کہ جس کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اس مسئلہ سے ناواقف ہوں تو اس وقت مجھے خوب راحت پہنچتی ہے اور میرا یہ جواب خود مجھے بہت پسند و مرغوب ہے۔
- ☆ لوگوں میں عدل و انصاف کرنے والے پر واجب ہے کہ جو دوسروں کے لئے پسند کرے وہی اپنے لئے پسند کرے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
 اَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُمَّ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ مَا أَعْلَمُ وَمَا لَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ بِهِ أَعْلَمُ اللَّهُمَّ لَكَ
 الْحَمْدُ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينٍ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
 وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَعَلَى عُلَمَاءِ مِلَّتِهِ وَصُلَحَائِهِ
 الْمُسْتَطَهِّرِينَ خُصُوصاً عَلَيَّ شَيْخِي أَمِيرِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَمُصْلِحِ الْمُسْلِمِينَ
 وَعَلَى أَسَاتِذَتِي الْأَكْرَمِينَ وَعَلَى وَالِدَيَّ أَجْمَعِينَ

آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِحَاہِ حَبِيبِكَ الْكَرِيمِ الْآمِينَ (ﷺ)

عبدہ ﷺ و عبد رسولہ ﷺ

محمد فرحان قادری الرضوي العطاري عَفِيَ عَنْهُ

تخریج احادیث میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا

- ۱۔ المصنّف للإمام أبي بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الصنعاني المتوفى ۲۱۱ھ
- ۲۔ الطبقات الكبرى للإمام أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع البصري المتوفى ۲۳۰ھ
- ۳۔ المصنّف للإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي العباسي المتوفى ۲۳۵ھ
- ۴۔ المسند للإمام أحمد بن محمد بن حنبل المتوفى ۲۴۱ھ
- ۵۔ فضائل الصحابة للإمام أحمد بن محمد بن حنبل المتوفى ۲۴۱ھ
- ۶۔ مسند عبد بن حميد للإمام أبي محمد عبد بن حميد بن نصر الكسي المتوفى ۲۴۹ھ
- ۷۔ صحيح البخاري للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل ابن إبراهيم بن مغيرة بن بردزبة المتوفى ۲۵۶ھ
- ۸۔ التاريخ الكبير للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل ابن إبراهيم بن مغيرة بن بردزبة المتوفى ۲۵۶ھ
- ۹۔ صحيح مسلم للإمام أبي الحسن مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري المتوفى ۲۶۱ھ
- ۱۰۔ سنن ابن ماجه للإمام أبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني المتوفى ۲۷۵ھ

تخریج احادیث میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا

۱۱۔ سنن أبي داود للإمام أبي داود سليمان بن أشعث السجستاني

الأزدي المتوفى ۲۷۵ھ

۱۲۔ نواذر الأصول في

أحاديث الرسول للإمام أبي عبد الله محمد بن علي بن الحسن

الحكيم الترمذي المتوفى ۲۷۹ھ

۱۳۔ السنة للإمام عمرو بن أبي عاصم الضحاك الشيباني

المتوفى ۲۸۷ھ

۱۴۔ تاريخ واسط للإمام أسلم بن سهل الرزاز الواسطي المتوفى ۲۹۲ھ

۱۵۔ مسند البزار للإمام أبي بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق

المتوفى ۲۹۲ھ

۱۶۔ سنن الترمذي للإمام أبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة

الترمذي المتوفى ۲۹۷ھ

۱۷۔ مسند أبي يعلى للإمام أبي يعلى أحمد بن علي بن المثنى

الموصلی التميمي المتوفى ۳۰۷ھ

۱۸۔ مسند الشاشي للإمام أبي سعيد الهيثم بن كليب الشاشي

المتوفى ۳۳۵ھ

۱۹۔ من حديث خيثمة للإمام خيثمة بن سليمان القرشي المتوفى ۳۴۳ھ

تخریج احادیث میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا

۲۰۔ صحیح ابن حبان للإمام أبي حاتم محمد بن حبان بن أحمد

التميمي البستي المتوفى ۳۵۴ھ

۲۱۔ المعجم الأوسط للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب

الطبراني المتوفى ۳۶۰ھ

۲۲۔ المعجم الكبير للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب

الطبراني المتوفى ۳۶۰ھ

۲۳۔ مسند الشاميين للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب

الطبراني المتوفى ۳۶۰ھ

۲۴۔ الكامل للإمام أبي أحمد عبد الله بن عدي بن عبد الله بن

محمد الجرحاني المتوفى ۳۶۵ھ

۲۵۔ المستدرک علی

الصحيحين للإمام أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم

النيسابوري المتوفى ۴۰۵ھ

۲۶۔ حلیۃ الأولیاء للإمام أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني

المتوفى ۴۳۰ھ

۲۷۔ الاستیعاب للإمام أبي عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر

النمري المتوفى ۴۶۳ھ

تخریج احادیث میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا

۲۸۔ تاریخ بغداد للإمام أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي

المتوفى ۴۶۳ھ

۲۹۔ موضع أو هام

الجمع والتفريق للإمام أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي

المتوفى ۴۶۳ھ

۳۰۔ السنن الكبرى للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي المتوفى ۴۸۵ھ

۳۱۔ الفردوس بمأثور

الخطاب للعلامة أبي شعاع شبرويه بن شهرداد بن شبرويه

الديلمي الهمداني المتوفى ۵۰۹ھ

۳۲۔ العلل المتناهية للعلامة عبد الرحمن بن علي بن الجوزي

المتوفى ۵۹۷ھ

۳۳۔ التدوين في أخبار

قزوين للعلامة عبد الكريم بن محمد الرافعي القزويني

المتوفى ۵۹۷ھ

۳۴۔ الرياض النضرة للإمام أبي جعفر أحمد بن عبد الله بن محمد

الطبري المتوفى ۶۹۴ھ

تخریج احادیث میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا

۳۵۔ تہذیب الکمال للإمام أبي الحجاج يوسف بن زكي عبد الرحمن

المزني المتوفى ۷۴۲ھ

۳۶۔ میزان الاعتدال للعلامة شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي

المتوفى ۷۴۸ھ

۳۷۔ مجمع الزوائد للإمام علي بن أبي بكر الهيثمي المتوفى ۸۰۷ھ

۳۸۔ لسان الميزان للعلامة أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر

العسقلاني الشافعي المتوفى ۸۵۲ھ

۳۹۔ كنز العمال للعلامة علاؤ الدين علي المتقي بن حسام الدين

الهندي البرهان فوري المتوفى ۹۷۵ھ

۴۰۔ كشف الخفاء للإمام إسماعيل بن محمد العللوني الجراحي

المتوفى ۱۱۶۲ھ

دست بوی



صحیح مسلم شریف (ترجمہ)

مؤلف: امام حسین مسلم بن حجاج بن مسلم بن
مؤلف: امام حسین بن مسلم بن حجاج بن مسلم بن

مترجم: علامہ مولانا محمد رفیع عثمانی

تفہیم القرآن

علامہ مولانا محمد رفیع عثمانی
مترجم: علامہ مولانا محمد رفیع عثمانی

تاریخ الخلفاء

علامہ مولانا محمد رفیع عثمانی

غنیۃ الطبیبین

کاملاً اردو ترجمہ
امام

علامہ مولانا محمد رفیع عثمانی

مکتوبات اسلام آباد

علامہ مولانا محمد رفیع عثمانی

علامہ مولانا محمد رفیع عثمانی

لاہور مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

042-7352795 - 7124354

marfat.com

